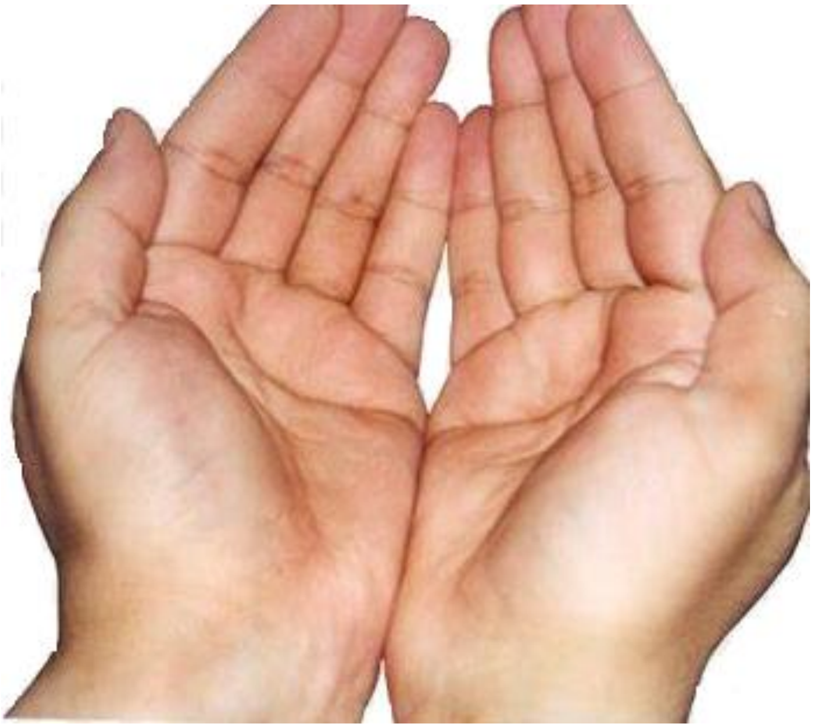
دعا اور اسکی قبولیت کے مقامات اور اوقات



محمد زاھد

جامعہ ھدایہ

ڈیفینس کراچی

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارَکَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا ، وَبَعْد!

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ جَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَ النُّوْرَ۬ ثُمَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ

قال اللہ تعالیٰ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ

بے شک تمام تعریفیں اللہ سبحان و تعالیٰ کے لیے ہی ہیں جس نے اس کائنات کو اپنی قدرت کاملہ سے تخلیق فرمایا اور اس کی جملہ آسائشوں کو بنی نوع انسان کے لیے مُسخر فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کا ہم پر یہ احسان عظیم ہے کہ اس نے ہمیں اپنے دین کی نعمت سے سر فراز فرمایا اور اپنا ہی محتاج بنایا۔ اس لئے یہ اسی کا حق ہے کہ اسی سے مانگا جائے اور ہر وقت اسی سے اُمید رکھی جائے۔ اس نے اپنے بندے کو نا صرف اس کا حکم دیا بلکہ اسے دعا مانگنے کا سلیقہ بھی سکھایا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے متعدد جگہ نہ صرف کا حکم فرمایا بلکہ اپنے مقربین کی دعاؤں کا بھی ذکر فرمایا۔ اسی طرح رحمت للعالمین ﷺ نے بھی اپنی اُمت کو اس کی تربیت دی۔

اس عنوان پر سینکڑوں کتابیں لکھی جاچکی ہیں اس لئے میں کوئی نئی بات تو نہیں کر سکتا البتہ اپنے استاد محترم مولانا انوار الحق عباسی صاحب حفظ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں یہ کتابچہ مرتب کیا ہے تاکہ دین کی اس خدمت میں میرا نام بھی شامل ہو جائے۔

اس کتابچہ میں یقیناً بہت سی کمی اور اغلاط بھی ہوں گی۔ لیکن ایک کمزور طالب علم کی کوتاہیوں کی اصلاح ہر قاری کی ذمہ داری ہے۔ اس لئے اگر اس کتابچہ میں کوئی کمی یا غلطی پائیں تو لازمی نشاندہی فرمائیں تاکہ اسے درست کیا جاسکے۔

جزاکم اللہ خیرا کثیرا

دعاؤں کا طلب گار

محمد زاہد

طالب علم ہدایہ اکیڈمی

0321-2172447

فہرست

دعا کی تعریف

دعا، عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی تو التجا اور پکار کے آتے ہیں
لیکن معروف مفہوم میں اس سے مراد اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ سے (عموماً دوران عبادت) کوئی فریاد کرنے یا کچھ طلب کرنے کی ہوتی ہے

دعا یعنی بندے کا خدا سے اپنی حاجتیں طلب کرنا۔

دعا کی اس تعریف کی اگر تحلیل کی جائے تو اس کے مندرجہ ذیل چار ارکان ہیں

۱۔ مدعو: اللہ سبحان و تعالیٰ۔

۲۔ داعی: بندہ۔

۳۔ دعا: بندے کا خدا سے مانگنا۔

۴۔ مدعولہ: وہ حاجت اور ضرورت جو بندہ اپنے رب جَلَّ جَلَالُہٗ سے طلب کرتا ہے۔

دعا کی فضیلت اور اہمیت

دعا کی اہمیت اور فضیلت بہت زیادہ ہے۔ دعا اسلام کا ایک اہم عنصر ہے جو ہمیں اللہ سے رابطہ قائم رکھنے اور اس کی رحمت اور مغفرت کی طلب کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دعا کا بار بار حکم دیا ہے اور اس کا وعدہ بھی فرمایا ہے کہ وہ دعاؤں کو قبول فرماتا ہے

سورہ البقرہ آیت نمبر ۱۸۶ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ وَ اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ ؕ اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ وَ لۡیُؤۡمِنُوۡا بِیۡ لَعَلَّہُمۡ یَرۡشُدُوۡنَ ﴾

ترجمہ:

اور (اے پیغمبر) جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں پوچھیں تو (آپ ان سے کہہ دیجیے کہ) میں اتنا قریب ہوں کہ جب کوئی مجھے پکارتا ہے تو میں پکارنے والے کی پکار سنتا ہوں (۱۱۷) لہذا وہ بھی میری بات دل سے قبول کریں، اور مجھ پر ایمان لائیں، تاکہ وہ راہ راست پر آجائیں۔

آسان ترجمۂ قرآن شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم

سورہ الغافر میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿وَ قَالَ رَبُّکُمُ ادۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ ؕ اِنَّ الَّذِیۡنَ یَسۡتَکۡبِرُوۡنَ عَنۡ عِبَادَتِیۡ سَیَدۡخُلُوۡنَ جَہَنَّمَ دٰخِرِیۡنَ ﴾

ترجمہ:

اور تمہارے پروردگار نے کہا ہے کہ مجھے پکارو، میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا بیشک جو لوگ تکبر کی بنا پر میری عبادت سے منہ موڑتے ہیں، وہ ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔[غافر:۶۰]

دعا سے گناہوں کا کفارہ، مصائب سے نجات، رزق میں برکت، قلب میں سکون، اور اللہ سے قربت حاصل ہوتی ہے اس لیے اللہ سبحان وتعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کی ترغیب دی ہے اور مومنین کو سکھلانے کے لیے مختلف انبیاًکرام کی دعاوں کو ذکر فرمایا ہے۔

۱۔ **حضرت آدم** علیہ السلام نے اپنے رب کے سامنے یوں استغفار کیا۔

﴿ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴾. سورہ الاعراف (۲۳)

" اے ہمارے پروردگار! ہم اپنی جانوں پر ظلم کر گزرے ہیں، اور اگر آپ نے ہمیں معاف نہ فرمایا اور ہم پر رحم نہ کیا یقینا ہم نامرادلوگوں میں شامل ہو جائیں گے۔"

۲۔ حضرت نوح علیہ السلام کو ان کی قوم نے ستایا۔ تکلیفیں دیں تو آپ علیہ السلام نے اللہ جل جلالہ کو پکارا کہ

﴿وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا إِنَّكَ إِن تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا﴾(سورۃ النوح 27)

"باری تعالیٰ میں عاجز آ گیا ہوں تو میری مدد فرما زمین پر ان کافروں میں سے کسی ایک کو بھی باقی نہ رکھ ورنہ یہ تیرے بندوں کو بہکائیں گے۔ اور ان کی اولادیں بھی ایسی ہی فاجر و کافر ہوں گی "(سورہ نوح 27)

۳۔ دعا سے شفا ہے۔ جیسے کہ حضرت ایوب علیہ السلام نے بیماری میں اللہ سبحان و تعالیٰ کو یوں پکارا۔

﴿اَنِّیۡ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ﴾(سورۃ الانبیاء:83)

ترجمہ:۔ "بیشک مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔"

۴۔ دعا مصیبتوں سے نجات کا راستہ ہے جیسے کہ حضرت یونس علیہ السلام نے مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ کو یوں پکارا

﴿لا إِلَٰهَ إِلا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾(سورۃ الانبیاء:87)

ترجمہ:۔ "(یا اللہ!) تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہر عیب سے پاک ہے، بیشک میں قصور وار ہوں۔"(سورۃ الانبیاء:87)

۵۔ سورۃ المریم آیات ۳ تا ۶ میں اللہ جل جلالہ نے حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا کا ذکر فرمایا ہے۔

﴿اِذۡ نَادٰی رَبَّہٗ نِدَآءً خَفِیًّا ③ قَالَ رَبِّ اِنِّیۡ وَہَنَ الۡعَظۡمُ مِنِّیۡ وَ اشۡتَعَلَ الرَّاۡسُ شَیۡبًا وَّ لَمۡ اَکُنۡۢ بِدُعَآئِکَ رَبِّ شَقِیًّا ④ وَ اِنِّیۡ خِفۡتُ الۡمَوَالِیَ مِنۡ وَّرَآءِیۡ وَ کَانَتِ امۡرَاَتِیۡ عَاقِرًا فَہَبۡ لِیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ وَلِیًّا ⑤ یَّرِثُنِیۡ وَ یَرِثُ مِنۡ اٰلِ یَعۡقُوۡبَ ٭ۖ وَ اجۡعَلۡہُ رَبِّ رَضِیًّا ⑥﴾(سورۃ المریم:3-6)

ترجمہ:

"یہ اس وقت کی بات ہے جب انہوں نے اپنے پروردگار کو آہستہ آہستہ آواز سے پکارا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ: میرے پروردگار! میری ہڈیاں کمزور پڑ گئی ہیں، اور سر بڑھاپے کی سفیدی سے بھڑک اٹھا ہے، اور میرے پروردگار! میں آپ سے دعا مانگ کر کبھی نامراد نہیں ہوا۔ اور مجھے اپنے بعد اپنے چچازاد بھائیوں کا اندیشہ لگا ہوا ہے۔ اور میری بیوی بانجھ ہے، لہٰذا آپ خاص اپنے پاس سے مجھے ایک ایسا وارث عطا کر دیجیے۔ جو میرا بھی وارث ہو، اور یعقوب (علیہ السلام) کی اولاد سے بھی میراث پائے۔ اور یارب! اسے ایسا بنایے جو (خود آپ کا) پسندیدہ ہو۔"(سورۃ المریم:3-6)

۶۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ نے سورۃ المریم آیت ۴۸ میں دعا کے بارے میں یوں فرمایا ہے۔

﴿اَدۡعُوۡا رَبِّیۡ ۫ عَسٰۤی اَلَّاۤ اَکُوۡنَ بِدُعَآءِ رَبِّیۡ شَقِیًّا﴾(سورۃ المریم:۴۸)

ترجمہ:

اور میں اپنے پروردگار کو پکارتا رہوں گا۔ مجھے پوری امید ہے کہ اپنے رب کو پکار کر میں نامراد نہیں رہوں گا۔(سورۃ المریم:۴۸)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعائیں

﴿وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰہِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ ہٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّ اجْنُبْنِیْ وَ بَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ (35) رَبِّ اِنَّہُنَّ اَضْلَلْنَ کَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِیْ
فَاِنَّہٗ مِنِّیْ ۚ وَ مَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (36) رَبَّنَآ اِنِّیْۤ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا
الصَّلٰوۃَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَہْوِیْۤ اِلَیْہِمْ وَارْزُقْہُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّہُمْ یَشْکُرُوْنَ (37) رَبَّنَآ اِنَّکَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِیْ وَ مَا نُعْلِنُ ؕ وَ مَا
یَخْفٰی عَلَی اللّٰہِ مِنْ شَیْءٍ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ (38) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَہَبَ لِیْ عَلَی الْکِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ
الدُّعَآءِ(39) رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ٭ۖ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ (40) رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ
الْحِسَابُ (41)﴾ (سورۃ ابراھیم آیات ۳۵-۴۱)

ترجمہ:

اور یاد کرو وہ وقت جب ابراہیم نے (اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے) کہا تھا کہ: یارب! اس شہر کو پر امن بنا دیجیے اور مجھے اور میرے بیٹوں کو اس بات سے بچایے کہ ہم بتوں کی پرستش کریں۔ میرے پروردگار! ان بتوں نے لوگوں کی بڑی تعداد کو گمراہ کیا ہے۔ لہٰذا جو کوئی میری راہ پر چلے، وہ تو میرا ہے، اور جو میرا کہنا نہ مانے، تو (اس کا معاملہ میں آپ پر چھوڑتا ہوں) آپ بہت بخشنے والے بڑے مہربان ہیں. اے ہمارے پروردگار! میں نے اپنی کچھ اولاد کو آپ کے حرمت والے گھر کے پاس ایک ایسی وادی میں لا بسایا ہے جس میں کوئی کھیتی نہیں ہوتی، ہمارے پروردگار! (یہ میں نے اس لیے کیا) تاکہ یہ نماز قائم کریں۔ لہٰذا لوگوں کے دلوں میں ان کے لیے کشش پیدا کر دیجیے، اور ان کو پھلوں کا رزق عطا فرمایے۔ تاکہ وہ شکر گزار بنیں۔ اے ہمارے رب! ہم جو کام چھپ کر کرتے ہیں، وہ بھی آپ کے علم میں ہیں، اور جو کام علانیہ کرتے ہیں، وہ بھی۔ اور اللہ سے نہ زمین کی کوئی چیز چھپی ہوئی ہے، نہ آسمان کی کوئی چیز۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے بڑھاپے میں اسماعیل اور اسحاق (جیسے بیٹے) عطا فرمائے۔ بیشک میرا رب بڑا دعائیں سننے والا ہے۔ یارب! مجھے بھی نماز قائم کرنے والا بنا دیجیے اور میری اولاد میں سے بھی (ایسے لوگ پیدا فرمایے جو نماز قائم کریں) اے ہمارے پروردگار! اور میری دعا قبول فرمالیجیے، اس دن میری بھی مغفرت فرمایئے میرے والدین کی بھی، اور ان سب کی بھی جو ایمان رکھتے ہیں۔

احادیث نبوی ﷺ:

حضور نبی اکرم ﷺ نے بھی دعا کو عبادت کا مغز قرار دیا ہے

١ـ الدعاء هو العبادة، كما ورد في الحديث النبوي؛ فعن النعمان بن بشير رضي الله عنه، أن رسول الله ﷺ، قال: **إن الدعاء هو العبادة**، ثم قرأ "وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ [غافر ٦٠]"،

(رواه أحمد في المسند، والبخاري في الأدب المفرد.)

٢ـعن أنس بن مالك رضي الله عنه، عن النبي ﷺ قال: «**الدعاء مخ العبادة**»

سنن ترمذی میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو شخص اللہ سے نہیں مانگتا اللہ تعالی اس پر ناراض ہو جاتا ہے۔

حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی کے نزدیک دعا سے بڑھ کر کوئی چیز قابل احترام نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جو سخی اور سخاوت کا مالک ہے، اپنے بندے سے اس کی طلب کرنے اور اس کی ضروریات پوری کرنے کے لیے کہنے کو عبادت قرار دیا جس کا ثواب اسے ملتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دعا عبادت ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے مانگ کر اور اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے درخواست کر کے اس کے قریب ہو جاتے ہیں۔

بیشک اللہ تعالیٰ کو اس وقت غصہ آتا ہے جب بندہ اپنا سوال ترک کر دے :

اللہ تعالیٰ ہی وہ ہے جو تمام نفع پہنچانے اور ہر قسم کے نقصانات برداشت کرنے پر قادر ہے

اگر اللہ جَلَّ جَلَالَہٗ تمہیں نقصان پہنچائے تو اس کے سوا اس کی طرف کوئی ظاہر کرنے والا نہیں اور اگر وہ تمہیں اچھی طرح لوٹا دے تو اس کے فضل کی کوئی خواہش نہیں کہ وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے تکلیف پہنچائے اور وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

دعا کی فضیلت:

حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى مِنْ الدُّعَاءِ

ترجمہ :ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ معزز و مکرم کوئی چیز (عبادت) نہیں ہے

وضاحت: کیونکہ بندہ رب العالمین کی طاقت و قدرت کے سامنے دعا کرتے وقت اپنی انتہائی بے بسی اور عاجزی و محتاجگی کا اظہار کرتا ہے، اس لیے اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ معزز و مکرم چیز (عبادت) کوئی نہیں ہے۔(سنن الترمزی حدیث نمبر ۳۳۷۰)

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَسْأَلْ اللَّهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: جو اللہ سے سوال نہیں کرتا اللہ جل جلالہ اس سے ناراض اور ناخوش ہوتا ہے۔

وضاحت: یعنی نہ توبہ و استغفار کرتا ہے اور نہ دنیوی و اخروی اپنی ضرورت کی چیزیں طلب کرتا ہے، اللہ جل جلالہ سے دعا سے بالکل ہی بے نیازی برتتا ہے ،(سنن ابن ماجۃ: ۳۸۲۷)(سنن الترمذي حديث نمبر ۳۳۷۳)

- دعا سے اللہ سبحان و تعالی کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔
- دعا مصیبت کو دور کرنے اور ضروریات کو پورا کرنے کا ایک بہت بڑا دروازہ ہے
- دعا سے کتنے بیمار لوگ شفایاب ہوئے ہیں
- کتنے پریشان لوگ اب بھی دعا کے بارے میں فکر مند ہیں
- کتنے مسکینوں کو اللہ جل جلالہ نے اس وقت مالا مال کیا جب اس نے اسے پکارا
- کتنے غیر حاضر افراد دعاؤں کے ساتھ اپنے اہل خانہ کے پاس لوٹے

  کتنے گنہگاروں اور نافرمانوں کو دعا سے معاف کیا گیا ہے
- کتنے گمراہ لوگ دعا کے ذریعہ ہدایت کی راہ پر لوٹ آئے ہیں
- قبر میں کتنے مردہ افراد کو نماز پڑھنے کی ضرورت ہے، یا دعا سے ان کے درجات بلند ہوئے ہیں
- اگر تم پر پریشانیاں اور غم جمع ہو جائیں تو اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائیں، اپنے رب سے دعا مانگیں، اس پر زور دیں اور اس کے خوبصورت ترین ناموں سے دعا مانگیں۔
- اگر آپ پر قرض جمع ہو تو اس کے لئے دعا کریں۔
- اگر آپ الجھن میں ہیں، تو نہیں جانتے کہ کیا کرنا ہے، تو اس کے لئے دعا کریں

دعا کی یقینی قبولیت کے اسباب

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

"دعائیں، اور تعوّذات (ایسی دعائیں جن میں اللہ کی پناہ حاصل کی جائے) کی حیثیت اسلحہ کی طرح ہے، اور اسلحے کی کارکردگی اسلحہ چلانے والے پر منحصر ہوتی ہے، صرف اسلحے کی تیزی کارگر ثابت نہیں ہوتی، چنانچہ اسلحہ مکمل اور ہر قسم کے عیب سے پاک ہو، اور اسلحہ چلانے والے بازو میں قوت ہو، اور درمیان میں کوئی رکاوٹ بھی نہ ہو تو دشمن پر ضرب کاری لگتی ہے، اور ان تینوں اشیاء میں سے کوئی ایک ناپید ہو تو نشانہ متأثر ہوتا ہے"

"الداء والدواء" از ابن قیم، صفحہ: 35

مذکورہ بالا بیان سے واضح ہوا کہ کچھ حالات، آداب، اور احکام ہیں جنکا دعائیہ الفاظ اور دعا مانگنے والے میں ہونا ضروری ہے، اور کچھ رکاوٹیں، اور موانع ہیں جنکی وجہ سے دعا قبول نہیں ہوتی، چنانچہ ان اشیاء کا دعا مانگنے والے، اور دعائیہ الفاظ سے دور ہونا ضروری، لہذا جوں ہی یہ تمام اشیاء موجود ہونگی، دعا قبول ہوجائے گی۔

چنانچہ قبولیتِ دعا کیلئے معاون اسباب میں چند یہ اسباب شامل ہیں:

۱۔ دعا میں اخلاص: دعا کیلئے اہم اور عظیم ترین ادب ہے، اللہ تعالی نے بھی دعا میں اخلاص پر زور دیتے ہوئے فرمایا:

﴿وَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ﴾(سورۃ الاعراف:29)

ترجمہ: اور عبادت اللہ تعالی کیلئے خالص کرتے ہوئے [دعا میں] اسی کو پکارو۔(الأعراف:29)

اور دعا میں اخلاص کا مطلب یہ ہے کہ: دعا کرنے والا یہ نظریہ رکھے کہ صرف اللہ عزوجل کو ہی پکارا جاسکتا ہے، اور وہی اکیلا تمام ضروریات کو پورا کرسکتا ہے، اور دعا کرتے ہوئے ریاکاری سے گریز کیا جائے۔

۲۔ توبہ، اور اللہ کی طرف رجوع: چونکہ گناہ دعاؤں کی عدمِ قبولیت کیلئے بنیادی سبب ہے، اس لئے دعا مانگنے والے کیلئے ضروری ہے کہ مانگنے سے پہلے گناہوں سے توبہ و استغفار کرے، جیسے کہ اللہ عزوجل نے حضرت نوح علیہ السلام کی زبانی فرمایا:

﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا (١٠) يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا (١١) وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا(١٢)﴾(سورۃ النوح ۱۰-۱۲)

ترجمہ: [نوح علیہ السلام فرماتے ہیں] "اور میں نے ان سے کہا کہ اپنے پروردگار سے معافی مانگ لو، بلاشبہ وہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔ اللہ تعالی تم پر آسمان سے خوب بارشیں برسائے گا۔ اور تمہاری مال اور اولاد سے مدد کرے گا، تمہارے لیے باغ پیدا کرے گا اور نہریں جاری کرے گا۔

(سورہ النوح ۱۰ تا ۱۲)

۳۔ عاجزی، انکساری، خشوع، وخضوع، [قبولیت کی] امید اور [دعا مسترد ہونے کا] خوف، حقیقت میں دعا کی روح، دعا کا مقصود، اور دعا کا مغز ہے: فرمانِ باری تعالی ہے:

﴿ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ﴾(سورہ الأعراف:۵۵)

ترجمہ: اپنے رب کو گڑگڑا کر اور خفیہ طور پر پکارو، بے شک وہ حد سے بڑھنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔(سورہ الاعراف ۵۵)

۴۔ **دعاالحاح کیساتھ بار بار کی جائی**، دعا کرنے میں تنگی، اور سستی کا شکار نہ ہو: دو تین بار دعا کرنے سے الحاح ہو جاتا ہے، تین پر اکتفاء کرنا سنت کے مطابق ہو گا، جیسے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو تین، تین بار دعا اور استغفار پسند تھی۔ ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۵۔ **خوشحالی کے وقت دعا کرنا**، اور آسودگی میں کثرت سے دعائیں مانگنا، اس بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (خوشحالی میں اللہ جل جلالہ کو تم یاد رکھو، زبوں حالی میں وہ تمہیں یاد رکھے گا) احمد نے اسے روایت کیا ہے۔
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَطِيَّةَ اللَّيْثِيُّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللَّهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكُرَبِ فَلْيُكْثِرْ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جسے اچھا لگے (اور پسند آئے) کہ مصائب و مشکلات (اور تکلیف دہ حالات) میں اللہ اس کی دعائیں قبول کرے، تو اسے کشادگی و فراخی کی حالت میں کثرت سے دعائیں مانگتے رہنا چاہیئے۔ (سنن الترمزی حدیث نمبر ۳۳۸۲)

۶۔ **دعا کی ابتداء** اور انتہا میں اللہ تعالی کے اسمائے حسنی، اور صفاتِ باری تعالی کا واسطہ دیا جائے، فرمان باری تعالی ہے۔

﴿وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى فَادْعُوهُ بِهَا﴾ (سورۃ الأعراف:۱۸۰)

ترجمہ: اور اللہ تعالی کے اچھے اچھے نام ہیں، تم انہی کا واسطہ دیکر اُسے پکارو۔ (الاعراف ۱۸۰)

۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي سَعْدٍ سَعِيدِ بْنِ الْمَرْزُبَانِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يُمْسِي رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُرْضِيَهُ"

ترجمہ: ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص شام کے وقت کہا کرے «رضيت بالله ربا وبالإسلام دينا وبمحمد نبيا» میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی (وخوش) ہوں، تو اللہ جل جلالہ پر یہ حق بنتا ہے کہ وہ اس بندے کو بھی اپنی طرف سے راضی وخوش کر دے۔ (سنن الترمزی حدیث نمبر ۳۳۸۹)

۸۔ **جوامع الکلم**، واضح، اور اچھی دعائیں اختیار کی جائیں، چنانچہ سب سے بہترین دعا نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے ثابت شدہ دعائیں ہیں، ویسے انسان کی ضرورت کے مطابق) دیگر دعائیہ الفاظ سے بھی دعا مانگی جاسکتی ہے۔
اسی طرح دعا کے مستحب آداب [یعنی یہ واجب نہیں ہیں] میں یہ بھی شامل ہے کہ: باوضو، قبلہ رُخ ہو کر دعا کریں، ابتدائے دُعا میں اللہ تعالی کی حمد وثناء خوانی کریں، نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر درود پڑھیں، اور دعا کرتے ہوئے ہاتھ اٹھانا بھی جائز ہے۔
قبولیتِ دعا کے امکان زیادہ قوی کرنے کیلئے قبولیت کے اوقات، اور مقامات تلاش کریں۔

چنانچہ دعا کیلئے افضل اوقات میں: فجر سے پہلے سحری کا وقت، رات کی آخری تہائی کا وقت، جمعہ کے دن کے آخری لمحات، بارش ہونے کا وقت، اذان اور اقامت کے درمیان والا وقت۔

اور افضل جگہوں میں تمام مساجد، اور مسجد الحرام کو خصوصی درجہ حاصل ہے۔

اور ایسے حالات جن میں دعاؤں کی قبولیت کے امکانات زیادہ روشن ہوتے ہیں وہ یہ ہیں: مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا، روزہ دار کی دعا، مجبور اور مشکل میں پھنسے ہوئے شخص کی دعا، اور ایک مسلمان کی اپنے بھائی کے حق میں اسکی عدم موجودگی میں دعا کرنا شامل ہے۔

جبکہ دعا کی قبولیت کے راستے میں بننے والی رکاوٹوں میں درج ذیل امور شامل ہیں:

۱۔ دعا کرنے کا انداز ہی نامناسب ہو: مثال کے طور پر دعا میں زیادتی ہو، یا اللہ عزوجل کیساتھ بے ادبی کی جائے، دعا میں زیادتی سے مراد یہ ہے کہ: اللہ تعالی سے ایسی دعا مانگی جائے جو مانگنا جائز نہیں ہے، جیسے کہ اپنے لئے دائمی دنیاوی زندگی مانگے، یا گناہ اور حرام اشیاء کا سوال کرے، یا کسی کو موت کی بد دعا دے، چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (بندے کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی رہتی ہے، جب تک وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے) صحیح مسلم

۲۔ دعا کرنے والے شخص میں کمزوری ہو، کہ اسکا دل اللہ تعالی کی طرف متوجہ نہ ہو، یا پھر اللہ کیساتھ بے ادبی کا انداز اپنائے، مثال کے طور پر: دعا اونچی اونچی آواز سے کرے، یا اللہ سے ایسے مانگے کہ جیسے اُسے اللہ تعالی سے دعا کی قبولیت کیلئے کوئی چاہت ہی نہیں ہے، یا پھر تکلّف کیساتھ الفاظ استعمال کرے، اور معنی مفہوم سے توجہ بالکل ہٹ جائے، یا بناوٹی آہ وبکا اور چیخ وپکار میں مبالغہ کیلئے تکلّف سے کام لے۔

۳۔ دعا کی قبولیت کیلئے کوئی رکاوٹ موجود ہو: مثلا اللہ کے حرام کردہ کاموں کا ارتکاب کیا جائے، جیسے کہ: کھانے، پینے، پہننے، جائے اقامت اور سواری میں حرام مال استعمال ہو، ذریعہ آمدنی حرام کاموں پر مشتمل ہو، دلوں پر گناہوں کا زنگ چڑھا ہوا ہو، دین میں بدعات کا غلبہ ہو، اور قلب پر غفلت کا قبضہ ہو۔

۴۔ حرام کمائی کھانا، قبولیتِ دعا کیلئے سب سے بڑی رکاوٹ ہے، چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (لوگو! بیشک اللہ تعالیٰ پاک ہے، اور پاکیزہ اشیاء ہی قبول کرتا ہے، چنانچہ اللہ تعالی نے متقی لوگوں کو بھی وہی حکم دیا ہے جو رسولوں کو دیا، فرمایا:

﴿يَاأَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ﴾(سورۃ المؤمنون:51)

ترجمہ: اے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ، اور نیک عمل کرو، بیشک تم جو بھی کرتے ہو میں اسکو بخوبی جانتا ہوں۔(المؤمنون:51)

اور مؤمنین کو فرمایا:﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ﴾ (سورۃ البقرۃ:۱۷۲)

ترجمہ: "اے ایمان والو! ہم نے جو تم کو پاکیزہ اشیاء عنائت کی ہیں ان میں سے کھاؤ"۔(البقرہ ۱۷۲)

پھر اسکے بعد آپ ﷺ نے ایک آدمی کا ذکر فرمایا: جس کے لمبے سفر کی وجہ سے پراگندہ، اور گرد و غبار سے اَٹے ہوئے بال ہیں، اپنے دونوں ہاتھوں کو آسمان کی جانب اٹھا کر کہتا ہے: یارب! یارب! اسکا کھانا بھی حرام کا، پینا بھی حرام کا، اسے غذا بھی حرام کی دی گئی، ان تمام اسباب کی وجہ سے اسکی دعا کیسے قبول ہو!!) اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

نبی ﷺ نے اس شخص کا ذکر کرتے ہوئے کچھ امور بھی بیان فرمائے، جن سے دعا کی قبولیت کے امکان زیادہ روشن ہو جاتے ہیں، مثلا: کہ وہ مسافر ہے، اللہ کا ہی محتاج ہے، لیکن اسکے باوجود دعا اس لئے قبول نہیں ہوتی کہ اس نے حرام کھایا، اللہ تعالی ہمیں ان سے محفوظ رکھے، اور عافیت نصیب فرمائے۔

۵۔ دعا کی قبولیت کیلئے جلد بازی کرنا، اور مایوس ہو کر دعا ترک کر دینا: چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (تم میں سے کسی کی دعا اس وقت تک قبول کی جاتی ہے جب تک قبولیت دعا کیلئے جلد بازی نہ کرے، اور کہہ دے: "میں نے دعائیں تو بہت کی ہیں، لیکن کوئی قبول ہی نہیں ہوتی") اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

۶۔ مشیئتِ الہی پر قبولیت دعا کو معلق کرنا: مثال کے طور پر یہ کہنا کہ: "یا اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے معاف کر دے" بلکہ دعا کرنے والے کو چاہئے کہ وہ پر عزم، کامل کوشش، اور الحاح کیساتھ دعا مانگے، نبی ﷺ کا فرمان ہے: (تم میں سے کوئی بھی دعا کرتے ہوئے ہر گز یہ مت کہے کہ: "یا اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے معاف کر دے"، "یا اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما" بلکہ پختہ عزم کیساتھ مانگے؛ کیونکہ اللہ تعالی کو کوئی بھی مجبور نہیں کر سکتا) بخاری و مسلم

قبولیتِ دعا کیلئے یہ لازمی نہیں کہ ان تمام آداب کو بیک وقت ملحوظِ خاطر رکھے، اور تمام یہ تمام رکاوٹیں بھی نہ ہو، کیونکہ ایسی صورت حال نادر ہی پائی جاتی ہے، لیکن پھر بھی انسان کو اپنی استطاعت کے مطابق ان آداب کو ملحوظِ خاطر رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

یہ بات بھی ذہن نشین ہونی چاہئے کہ قبولیتِ دعا کی کئی صورتیں ہیں:

- اللہ تعالی بندے کی دعا قبول کرتے ہوئے اسے وہی عنائت کر دے جسکی وہ تمنا کرتا ہے۔
- یا پھر اس دعا کے بدلے میں کسی شر کو رفع کر دیتا ہے۔
- یا بندے کے حق میں اسکی دعا سے بہتر چیز میسر فرما دیتا ہے۔
- یا اسکی دعا کو قیامت کے دن کیلئے ذخیرہ کر دیتا ہے، جہاں پر انسان کو اِسکی انتہائی ضرورت ہو گی۔

دعا کی یقینی قبولیت کے اوقات اور شرائط

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو نَعَامَةَ السَّعْدِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَكَبَّرَ النَّاسُ تَكْبِيرَةً وَرَفَعُوا بِهَا أَصْوَاتَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَصَمَّ وَلَا غَائِبٍ هُوَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رُءُوسِ رِحَالِكُمْ ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَنْزًا مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

ترجمہ:

ابو موسیٰ اشعری (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے جب ہم لوٹے اور ہمیں مدینہ دکھائی دینے لگا تو لوگوں نے تکبیر کہی اور بلند آواز سے تکبیر کہی۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: تمہارا رب بہرہ نہیں ہے اور نہ ہی وہ غائب و غیر حاضر ہے، وہ تمہارے درمیان موجود ہے، وہ تمہارے کجاوں اور سواریوں کے درمیان (یعنی بہت قریب) ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عبداللہ بن قیس! کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں؟ «لا حول ولا قوة إلا بالله» (جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے)

وضاحت: یعنی: جو اس کلمے کا ورد کرے گا وہ جنت کے خزانوں میں ایک خزانے کا مالک ہو جائے گا، کیونکہ اس کلمے کا مطلب برائی سے پھرنے اور نیکی کی قوت اللہ کی مدد کے بغیر ممکن نہیں۔ جب بندہ اس کا باربار اظہار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بے انتہا خوش ہوتا ہے، بندے کی طرف سے اس طرح کی عاجزی کا اظہار تو عبادت حاصل ہے۔ (سنن الترمذي حديث نمبر ٣٣٧٤)

دعا کی قبولیت کیلئے متعدد اوقات اور جگہیں ہیں، جن میں سے ہم کچھ یہاں بیان کرتے ہیں

1۔ لیلۃ القدر

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس وقت فرمایا جب انہوں نے کہا: "مجھے بتلائیں کہ اگر مجھے کسی رات کے بارے میں علم ہو جائے کہ وہ لیلۃ القدر کی ہی رات ہے، تو اس میں میں کیا کہوں؟" تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کہو:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ﴾

"یا اللہ! بیشک تو ہی معاف کرنے والا ہے، اور معافی پسند بھی کرتا ہے، لہٰذا مجھے معاف کر دے"

۲۔ رات کے آخری پہر میں

یعنی سحری کے وقت دعا کرنا، اس وقت اللہ تعالی آسمان دنیا تک نزول فرماتا ہے، یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا اپنے بندوں پر فضل و کرم ہے کہ انکی ضروریات اور تکالیف دور کرنے کیلئے نزول فرماتا ہے، اور صدا لگاتا ہے: "کون ہے جو مجھے پکارے تو میں اسکی دعا قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اسے عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگے، تو اسے بخش دوں" صحیح بخاری

۳۔ فرض نمازوں کے بعد:

ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: "کونسی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (رات کے آخری حصے میں، اور فرض نمازوں کے آخر میں)" ترمذی:، اس حدیث کو البانی نے " صحیح ترمذی" میں حسن قرار دیا ہے۔

یہاں اس بات میں مختلف آراء ہیں کہ عربی الفاظ "دبر الصلوات المکتوبات" سے کیا مراد ہے؟ سلام سے پہلے یا بعد میں؟

اس بارے میں شیخ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے شاگرد ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ سلام سے پہلے ہے، چنانچہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ: "ہر چیز کی "دُبُر" اسی چیز کا حصہ ہوتی ہے، جیسے "دبر الحیوان" یعنی حیوان کا پچھلا حصہ "زاد المعاد

شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

جن دعاؤں کا تذکرہ "دبر الصلاۃ" کی قید کے ساتھ آیا ہے، ان سب کا وقت سلام سے پہلے ہے، اور جن اذکار کا تذکرہ "دبر الصلاۃ" کی قید کے ساتھ آیا ہے، تو یہ سب سلام کے بعد کے اذکار ہیں؛ کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَى جُنُوبِكُمْ﴾(سورۃ النساء:103)

چنانچہ جب تم نماز مکمل کر لو؛ تو اللہ کا ذکر اٹھتے بیٹھتے، اور پہلو کے بل کرو۔(النساء:103)

۴۔ اذان اور اقامت کے درمیان

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا: "اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں ہوتی "(سنن ابی داؤد:، سنن ترمذی)

۵۔ فرض نمازوں کی اذان اور میدان معرکہ میں گھمسان کی جنگ کے وقت

چنانچہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (دو چیزیں کبھی رد نہیں ہوتیں، یا بہت ہی کم رد ہوتی ہیں، اذان کے وقت، اور میدان کارزار کے وقت جب گھمسان کی جنگ جاری ہو) ابو داود نے اسے روایت کیا ہے، اور یہ روایت صحیح ہے،

۶۔ بارش کے وقت

چنانچہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (دو دعائیں رد نہیں ہوتیں: اذان کے وقت کی دعا اور بارش کے وقت کی دعا) ابو داود نے اسے روایت کیا ہے، اور البانی نے اسے " صحیح الجامع " میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۷۔ رات کے کسی حصے میں دعا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "رات کے وقت ایک ایسی گھڑی ہے جس میں کوئی بھی مسلمان دنیاوی اور اخروی خیر مانگے تو اسے وہ چیز دے دی جاتی ہے، یہ گھڑی ہر رات آتی ہے" صحیح مسلم

۸۔ جمعہ کے دن قبولیت کی گھڑی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: "اس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں کوئی بھی مسلمان اللہ تعالی سے کھڑے ہو کر دعا مانگے تو اللہ تعالی اسے وہ چیز عطا فرماتا ہے) اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گھڑی کے انتہائی مختصر ہونے کا اشارہ بھی فرمایا"۔(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

۹۔زمزم پیتے وقت کی دعا

چنانچہ جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ: "زمزم کا پانی ہر اس مقصد کیلئے ہے جس مقصد سے پیا جائے" امام احمد نے اسے روایت کیا ہے، اور البانی نے اسے "صحیح الجامع" میں صحیح قرار دیا ہے۔

۱۰۔سجدے کی حالت میں دعا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "بندہ اپنے رب کے قریب ترین سجدے کی حالت میں ہوتا ہے، اس لئے کثرت سے سجدے کی حالت میں دعا کرو" مسلم

۱۱۔مرغ کی آواز سننے کے وقت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "جب تم مرغ کی آواز سنتے ہو تو اللہ جل جلالہ سے فضلِ الٰہی مانگا کرو، کیونکہ اس وقت مرغ فرشتے کو دیکھتا ہے" (بخاری: مسلم)

۱۲۔لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ "پڑھ کے دعا مانگنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ذوالنون [یونس علیہ السلام] کی دعا مچھلی کے پیٹ میں یہ تھی: "لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ" اور ان الفاظ کے ذریعے کوئی بھی مسلمان اللہ تعالی سے دعا مانگے تو اللہ تعالی اس کی دعا ضرور قبول فرماتا ہے) ترمذی، البانی رحمہ اللہ سے اسے "صحیح الجامع" میں صحیح قرار دیا ہے۔

قرآن مجید کی جس آیت میں ان الفاظ کا ذکر ہے ان کی تفسیر بیان کرتے ہوئے قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں

﴿وَذَا النُّونِ إِذْ ذَهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ أَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ **لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ** فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ﴾

اور مچھلی والا جب غصے کی حالت میں چل نکلا، اور یہ سمجھا کہ ہم اس پر گرفت نہیں کریں گے، پھر اس نے اندھیروں میں پکارا: بیشک تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، میں ہی ظالموں میں سے ہوں پھر ہم نے اس کی دعا قبول کی، اور غم سے نجات بخشی، اور اسی طرح ہم ایمان والوں کو نجات دیا کرتے ہیں۔[سورۃ الأنبياء]

قرطبی فرماتے ہیں ان آیات میں اللہ تعالی نے یہ لازم قرار دیا ہے کہ جو بھی اسے پکارے گا، تو وہ اسکی دعا قبول کریگا، جیسے یونس علیہ السلام کی دعا قبول کی، اور اسی طرح نجات بھی دے گا جیسے یونس علیہ السلام کو نجات دی، اس کی دلیل آیت کا آخری حصہ ہے: "وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ"، "اور ہم اسی طرح مؤمنوں کو نجات دینگے"۔(الجامع لأحکام القرآن)

۱۳۔مصیبت پڑنے پر "إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اللَّهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي، وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا" کے ذریعے دعا کرنا

صحیح مسلم: میں اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: (کوئی بھی مسلمان کسی بھی مصیبت کے پہنچنے پر حکم الٰہی کے مطابق کہتا ہے: "إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اللَّهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي، وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا"، "بیشک ہم اللہ کیلئے ہیں، اور اسی کی طرف

لوٹیں گے ، یا اللہ! مجھے میری مصیبت میں اجر عطا فرما، اور مجھے اس سے اچھا بدلہ نصیب فرما" تو اللہ تعالی اسے اِس سے اچھا بدلہ ضرور عطا فرماتا ہے" صحیح مسلم

۱۴۔ میت کی روح پرواز کر جانے پر لوگوں کا دعا کرنا

ایک حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، [آپ رضی اللہ عنہ فوت ہو چکے تھے] اور آپکی آنکھیں پتھرا گئی تھیں، آپ ﷺ نے انکی آنکھیں بند فرمائیں، اور ارشاد فرمایا: "جس وقت روح قبض کی جاتی ہے، نظر اسکا پیچھا کرتی ہے"۔ یہ سن کر ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے اہل خانہ میں سے کسی نے چیخ ماری، تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اپنے لئے اچھے کلمات ہی بولو؛ کیونکہ تم جو بھی کہو گے فرشتے اس پر آمین کہہ رہے ہیں" صحیح مسلم

۱۵۔ بیمار آدمی کے پاس دعا کرنا

صحیح مسلم: میں ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم مریض کے پاس آؤ تو اچھی بات کہو، کیونکہ فرشتے تمہاری ان باتوں پر آمین کہتے ہیں"۔۔۔ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس وقت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپکو خبر دی کہ: "ابو سلمہ فوت ہو گئے ہیں" تو آپ ﷺ نے فرمایا: (تم یہ کہو: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلَهُ وَأَعْقِبْنِيْ مِنْهُ عُقْبىً حَسَنَةً "یا اللہ! میری اور اس کی مغفرت فرما، اور مجھے اس سے اچھا بدلے میں عطا فرما")

اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے یہ الفاظ کہے، تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ابو سلمہ سے بہتر خاوند عطا کیا، یعنی: محمد ﷺ"

۱۶۔ مظلوم کی دعا

ایک حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "مظلوم کی بد دعا سے بچنا، کیونکہ اللہ اور مظلوم کی بد دعا کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا" (بخاری: مسلم)
اور آپ ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے کہ: "مظلوم کی بد دعا قبول ہوتی ہے، چاہے وہ فاجر ہی کیوں نہ ہو، اس کے فاجر ہونے کا نقصان اُسی کو ہو گا" احمد نے اسے روایت کیا ہے،

۱۷۔ والد کی اپنی اولاد کے حق میں دعا، روزہ دار کی روزے کی حالت میں دعا، اور مسافر کی دورانِ سفر دعا

آپ ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "تین قسم کی دعائیں رد نہیں ہوتیں: والد کی اپنی اولاد کے حق میں، روزے دار، اور مسافر کی دعا" بیہقی نے اسے روایت کیا ہے، اور یہی روایت: صحیح الجامع: اور سلسلہ صحیحہ: میں موجود ہے۔

۱۸۔ والد کی اپنی اولاد کیلیئے بد دعا

صحیح حدیث میں ہے کہ: "تین دعائیں قبول ہوتی ہیں: مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا، اور والد کی اپنی اولاد کے لئے بد دعا" سنن الترمذی :

۱۹۔ نیک اولاد کی اپنے والدین کیلیئے دعا

صحیح مسلم: کی حدیث کے مطابق نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ: "جب انسان مر جائے تو تین ذرائع کے علاوہ اس کے تمام عمل منقطع ہو جاتے ہیں: صدقہ جاریہ، نیک اولاد جو مرنے والے کیلیئے دعا کرے، یا علم جس سے لوگ مستفید ہوں"

۲۰۔ ظہر سے پہلے زوال شمس کے وقت دعا

چنانچہ عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سورج ڈھلنے کے بعد اور ظہر کے فرائض سے قبل چار رکعت نماز ادا کیا کرتے تھے، اور آپ نے فرمایا: " اس وقت میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، اور میں چاہتا ہوں کہ اس وقت میرے نیک اعمال اوپر جائیں " اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے، اور اسکی سند صحیح ہے،

۲۱۔ رات کے وقت کسی بھی لمحے آنکھ کھلنے پر ان مسنون الفاظ کے بعد دعا کرنا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (جو شخص رات کے وقت بیدار ہوا، اور اس نے یہ کہا: "لاَ إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ المُلْكُ وَلَهُ الحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، الحَمْدُ لِلَّهِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ، وَلاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ" " اللہ کے سوا کوئی معبودِ حقیقی نہیں، وہ یکتا و تنہا ہے، اسکا کوئی شریک نہیں، ساری بادشاہی اور تعریفیں اسی کیلئے ہیں، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، الحمد للہ، سبحان اللہ، اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، اللہ اکبر، نیکی کرنے کی طاقت، اور برائی سے بچنے کی ہمت اللہ کے بغیر نہیں ہے] پھر اس نے کہا: یا اللہ! مجھے بخش دے، یا کوئی اور دعا مانگی تو اسکی دعا قبول ہو گی، اور اگر وضو کر کے نماز پڑھی تو اس کی نماز بھی قبول ہو گی " صحیح بخاری :

دعا بہت اہم عبادت ہے۔ بندے کی عاجزی کا اظہار ہے اور دعا نہ کرنا غرور و تکبر کی علامت ہے۔ دعا مانگنا بہت بڑی سعادت ہے۔ دعا آقا کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی سنت بھی ہے۔ قرآنِ مجید میں اللہ جل جلالہ کا فرمان ہے: ترجمہ: مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔ (سورۃ المؤمن:60)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " دعا مومن کا ہتھیار، دین کا ستون اور آسمان و زمین کا نور ہے "۔ (مستدرک حاکم، کتاب الدعاء، الدعا سلاح المؤمن)

۵۔ دعا کی یقینی قبولیت کے مقامات

بہت سے ایسے مقامات ہیں جہاں دعا یقینی طور پر قبول ہوتی ہے، یہاں چند ایک مقامات کا ذکر کیا جاتا ہے۔۔ یہ سب مقامات بہت اہمیت و فضیلت کے حامل ہیں

۱: **مَطاف:** مسجد الحَرام میں کعبہ اللہ کے گرد جگہ جہاں طواف کیا جاتا ہے، یہاں جو دعا مانگی جائے قبول ہوتی ہے۔

۲۔ **ملتزِم:** یہ حجرِ اَسود اور بابِ کعبہ کے درمیان ہے۔ اس مقام کی خاص بات یہ ہے کہ یہاں لوگ لپٹ کر دعائیں کرتے ہیں، اس مقام پر بھی دعا قبول ہوتی ہے۔

۳- **داخلِ بیتُ اللہ:** بیت اللہ کی عمارت کے اندر بھی دعا قبول ہوتی ہے۔

۴- **زیرِ میزابِ رحمت:** کعبہ کی چھت پر نصب سونے کے پرنالے کے نیچے بھی دعا قبول ہوتی ہے۔

۵۔ **حَطِیم:** کعبہ کے پاس نصف دائرے کی صورت میں فصیل کا اندرونی حصہ، اِس میں داخل ہونا کعبہ میں داخل ہونا ہے۔ یہاں بھی دعا قبول ہوتی ہے۔

۶۔ **حَجرِ اَسود:** یہ جنّتی پتھر کَعبہ کے جنوب مشرقی کونے میں رکنِ اَسود میں نصب ہے۔ مسلمان اس کو بوسہ دیتے ہیں۔ اس مقام پر بھی دعا قبول ہوتی ہے۔

۷۔ **کوہِ صَفا:** یہاں سے سَعی شروع ہوتی ہے۔ یہ بھی قبولیت دُعا کا مقام ہے۔

۸- **کوہِ مَروَہ:** یہ کوہِ صفا کے سامنے ہے۔ اس مقام پر بھی دعا قبول ہوتی ہے۔

۹- **مِنٰی:** منی میں دعا قبول ہوتی ہے۔

۱۰۔ **میدان عرفات** میں بھی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

۱۱۔ **مزدلفہ** میں قیام کے دوران دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

۱۲- **مَسجد نَبوی ﷺ:** مَسجد النَبوی ﷺ میں بھی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

۱۳- **ریاض الجنہ:** ریاض الجنہ مسجد النبوی ﷺ کا حصہ ہے یہاں بھی دعا قبول ہوتی ہے۔

۱۴- **مَزَارَاتِ بَقیع و اُحُد:** جنت البقیع اور جبل اُحُد کے مَزَارات کے قُرب میں بھی دُعا قبول ہوتی ہے۔

دعا کی مقبولیت۔

جب کسی مسلمان پر مصائب و مشکلات نازل ہو رہے ہوتے ہیں اس وقت بھی وہ اللہ تعالیٰ کے کرم کے سایے میں ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے دنیا کو امتحان کی اور آخرت کو جزا و سزا کی جگہ بنایا ہے، یہاں آزمائش کے لیے خوشیاں بھی عطا کی ہیں کہ کون ان کو میری نعمت اور احسان سمجھ کر شکر ادا کرتا ہے اور غم بھی پیدا فرمائے ہیں کہ کون ان کو اپنی غلطی سمجھ کر میری طرف رجوع کرتا ہے؟

انسان کو دنیا میں یہ دونوں چیزیں نصیب ہوتی ہیں لیکن افسوس کہ صرف اس کو غم ہی یاد رہتے ہیں، پریشانی کے آزمائشی لمحات میں اپنے رب سے گلے شکوے، شکایتیں اور ناشکری ہی کرتا ہے، اس ذات کی طرف سے ملنے والی خوشیوں اور نعمتوں کو سرے سے بھلا دیتا ہے، بل کہ ان کو اللہ کا محض فضل، احسان اور کرم سمجھنے کے بہ جائے اپنا کمال سمجھتا ہے۔ کاش! ہمیں اپنی ان دونوں غلطیوں کا احساس ہو سکے، خوشیوں کو اس کی عطا سمجھیں اور شکر ادا کریں، مصائب اور پریشانیوں کو بھی اللہ کا انعام سمجھیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ جس مسلمان کو دنیاوی آزمائشوں میں مبتلا کرتے ہیں تو اس کی دعاؤں کو اپنی بارگاہ میں قبولیت سے نوازتے ہیں، یہ اس ذات کا کرم، بے پناہ کرم اور محض کرم ہی ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ ہمارے دل میں یہ احساس پیدا ہو جائے کہ ہم اللہ کی مخلوق، اس پر ایمان لانے اور اس کے محبوب ﷺ کے امتی ہیں۔ وہ ذات ہم سے پیار کرتی ہے، دنیا میں خوشیاں عطا کر کے آخرت کی حقیقی خوشیوں کا احساس دلاتی ہے کہ دیکھو دنیا کی خوشیاں عارضی ہیں، ان کے ختم ہونے کا دھڑکا سا لگا رہتا ہے، چھن جانے کا خوف دامن گیر رہتا ہے، جب کہ آخرت کی خوشیاں مستقل ہیں، ان کے ختم ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ کوئی چھین نہیں سکتا ہے۔ اسی طرح وہ ذات دنیاوی پریشانیاں دے کر آخرت کی حقیقی پریشانیوں سے نجات حاصل کرنے کا موقع دیتی ہے کہ دیکھو تم دنیا کی پریشانیوں کو جو وقتی اور عارضی ہیں ان کو برداشت نہیں کر سکتے تو آخرت کی لمبی پریشانیاں کیسے برداشت کر سکو گے؟

اللہ تعالیٰ ہمیں غفلت سے دور کرنے کے لیے تنبیہ کے طور پر چند پریشانیوں سے دوچار کرتے ہیں تاکہ یہ بندے آخرت کی بڑی اور لمبی پریشانیوں سے بچنے کی وہ تدابیر اختیار کر سکیں جو میرے احکامات اور میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں موجود ہیں، بل کہ قرآن و سنت میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عین اس وقت بھی جب کسی مسلمان پر مصائب و مشکلات نازل ہو رہے ہوتے ہیں اس وقت بھی وہ اللہ کے کرم کے سایے میں ہوتا ہے اگر وہ کسی گناہ کی وجہ سے اس پر نازل ہو رہی ہیں تو سنبھلنے کا موقع مل رہا ہوتا ہے، بل کہ اس شخص کو اس وقت اللہ تعالیٰ ایک بہت بڑی نعمت عطا فرماتے ہیں کہ ایسے شخص کی دعا کو قبول فرماتے ہیں۔ ذیل میں ہم چند ایسے اشخاص کا تذکرہ کرتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کسی پریشانی سے دوچار کر کے ان کی دعاؤں کو قبولیت کا شرف عطا فرماتے ہیں۔

بے بس کی دعا:

انسان کی زندگی میں ایسے مواقع بھی آتے ہیں کہ وہ بالکل بے بس ہو جاتا ہے، یہ وہ لمحہ ہوتا ہے جب اللہ کریم اس کی دعا کو قبول فرماتے ہیں لیکن بد قسمتی یہ ہے کہ جس وقت خدا انسان کو نوازنا چاہتا ہے عین اسی وقت یہ اس ذات کے گلے شکوے شروع کر دیتا ہے۔ اس لیے بھرپور کوشش کرنی چاہیے کہ ایسے وقت کو خدا کی ناشکری میں ضایع کرنے کے بہ جائے دعائیں مانگنے میں خرچ کیا جائے۔

قرآن کریم میں ہے: ﴿اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ﴾ (سورۃ النمل:62)

ترجمہ: (بھلا اللہ کے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے جو) بے کس و بے بس انسان کی دعا کو قبول اور اس سے حالات کی سختی کو دور فرماتا ہے۔ (سورۃ النمل)

مریض کی دعا:

انسان کی زندگی میں کبھی صحت غالب رہتی ہے اور کبھی مرض غلبہ پالیتا ہے لیکن اللہ کا کرم دیکھیے کہ جب انسان کسی مرض میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرماتا ہے مرض اس کے گناہوں کا کفارہ اور بلندی درجات کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ لیکن افسوس اس موقع پر بھی انسان اپنے اللہ کو بھول جاتا ہے اور جس زبان کو دعا و مناجات کی عطر بیزیوں سے مہکنا چاہیے تھا وہی زبان ناشکری کی گندگی میں ملوث ہو جاتی ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ اللہ سے صحت کی دعا مانگنی چاہیے لیکن اگر مرض آ بھی جائے تو اس بات کا خیال کرنا چاہیے کہ ایسے انسان کی دعا اللہ جلد قبول فرماتے ہیں۔ علاج کے ساتھ دعاؤں کا بھرپور اہتمام کرنا چاہیے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مریض جب تک حالت مرض میں رہتا ہے تو اس کی دعا رد نہیں کی جاتی۔“ (شعب الایمان للبیہقی، فصل فی ذکر ما فی الاوجاع والامراض)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مریضوں کی عیادت کیا کرو اور ان سے اپنے لیے دعا کی درخواست کیا کرو کیوں کہ مریض کی دعا قبول ہوتی ہے۔“ (الدعاء للطبرانی، باب ما جاء فی دعاء المریض لعوادہ)

اس سے معلوم ہوا کہ مریض کو اپنے لیے بھی دعا کرنی چاہیے اور عیادت کے لیے آنے والوں کو بھی مریض سے دعا کی درخواست کرنی چاہیے۔

مسافر کی دعا:

انسان کا جسم راحت کا خواہش مند ہوتا ہے لیکن حالت سفر میں اسے صعوبت و پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اللہ کریم کا کرم دیکھیے کہ انسان پر سفر کی ہلکی سے پریشانی آتی ہے تو اللہ اس پر اپنا کرم یہ فرماتے ہیں کہ اس کی دعا کو جلد قبول فرمالیتے ہیں۔ ہم لوگ آئے دن سفر کرتے ہیں، افسوس کہ سفر میں غیر شرعی کاموں میں لگے رہتے ہیں: فلمیں، ڈرامے، گانے باجے دیکھنا اور سننا، موبائل سے کھیلتے رہنا، فضول قسم کی باتوں میں لگے رہنا بالخصوص خواتین جب سفر کرتی ہیں تو دوسروں کے گلے شکوے کرتی رہتی ہیں حالاں کہ یہ وقت اللہ سے مانگنے کا ہوتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تین دعائیں قبول ہوتی ہیں (ان میں سے ایک) مسافر کی دعا ہے۔“ (جامع الترمذی)

باپ کی دعا:

اولاد اللہ کی نعمت ہے، اللہ جسے یہ نعمت عطا فرماتا ہے تو اس کی ذمے داریاں بھی بڑھا دیتا ہے، اولاد کی پرورش، رہائش، خوراک، تعلیم، تربیت اخلاق، ادب و احترام اور دینی احکامات پر عمل کی پابندی کرانا یہ والدین پر اولاد کے بنیادی حقوق ہیں۔ ظاہر سی بات ہے کہ ان حقوق کی ادائی میں بسا اوقات انسان کو پریشانیاں بھی لاحق ہوتی ہیں، ایسے وقت میں ایک باپ کی کیفیت کیا ہوتی ہے؟ لیکن اللہ کریم کا کرم دیکھیے اولاد کی نعمت بھی عطا فرماتے ہیں ان کے حقوق کی ادائی کے لیے کوئی پریشانی لاحق ہو تو اللہ تعالیٰ اولاد کے حق میں دعا کو جلد قبول فرماتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تین طرح کے لوگوں کی دعائیں رد نہیں کی جاتی (ان میں سے ایک) والد کی دعا اپنی اولاد کے لیے۔“ (جامع الترمذی، باب ما ذکر فی دعوۃ المسافر)

انصاف کرنے والے حاکم کی دعا:

جس کو کسی قوم پر حاکم بنادیا جائے، تو اس قوم کو انصاف فراہم کرنا حاکم کے ذمے ہوتا ہے۔ معاشرے میں جرائم کی کثرت اور مجرموں کا طاقتور ہونا ایک زمینی حقیقت ہے، ایسے میں انصاف کی فراہمی سب سے مشکل کام ہوتا ہے لیکن جس شخص کو اللہ تعالیٰ اس مشکل مرحلے سے گزارتا ہے تو اس کو دنیا میں یہ انعام عطا فرماتا ہے کہ ایسے شخص کی دعا کو جلد قبول فرماتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تین طرح کے لوگوں کی دعائیں رد نہیں کی جاتی (ان میں سے ایک) امام عادل کی دعا ہے۔" (سنن ابن ماجہ، باب فی الصائم لاترد دعوتہ)

ذکر کرنے والے کی دعا:

اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بے پناہ فضائل و مناقب اور اس کے فوائد و ثمرات ہیں۔ ایسا شخص جو کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو اس کی دعا بھی اللہ جلد قبول فرماتے ہیں، یہ مستجاب الدعوات بننے کا نسخہ اکسیر ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تین لوگوں کی دعا اللہ تعالیٰ رد نہیں فرماتے (ان میں سے ایک) کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرنے والے کی دعا بھی ہے۔" (الدعاء للطبرانی، باب دعاء المظلوم)

غازی، حاجی اور عمرہ کرنے والے کی دعا:

میدان کارزار میں اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے جذبہ سرفروشی کے ساتھ سر بہ کف سپاہی مشکل حالات کا سامنا کر رہا ہوتا ہے، ان مشکلات پر اللہ تعالیٰ یہ انعام عطا فرماتے ہیں کہ اللہ سبحان و تعالیٰ ایسے شخص کی دعا کو قبول فرماتے ہیں۔ حج اور عمرہ کرنے والوں کو بھی اللہ تعالیٰ یہ سعادت نصیب فرماتے ہیں کہ ان کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "غازی فی سبیل اللہ، حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں ان کو اللہ نے پکارا تو انہوں نے لبیک کہا وہ اللہ سے دعا مانگتے ہیں تو اللہ ان کو عطا فرماتے ہیں۔" (سنن ابن ماجہ، باب فی فضل دعاء الحاج)

روزہ دار کی دعا:

روزے میں صبح صادق سے غروب آفتاب بھوک، پیاس اور جائز جنسی تعلقات سے رکنا ہوتا ہے اگرچہ یہ کچھ وقت کے لیے ہوتا ہے صبح سحری میں بھی کھانا وغیرہ کی اجازت ہوتی ہے اور شام کو افطاری میں بھی کھانے پینے کا حکم ہے۔ اس تھوڑے سے وقت میں اللہ کو راضی کرنے اور اس کا حکم ماننے کے لیے جو برداشت کا مظاہرہ کیا جاتا ہے کہ کھانے پینے کی تمام چیزیں سامنے رکھی ہوئی ہیں لیکن بندہ کچھ نہیں کھارہا تو اس پر اللہ تعالیٰ دنیا میں ہی یہ انعام عطا فرماتے ہیں کہ ایسے شخص کی دعا کو قبول فرماتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تین آدمیوں کی دعا رد نہیں کی جاتی (ان میں سے) ایک روزہ دار ہے یہاں تک کہ وہ افطار کرلے۔" (سنن ابن ماجہ، باب فی الصائم لاترد دعوتہ)

مسلمان بھائی کے لیے عدم موجودی میں دعا:

کسی کے سامنے اس کی اچھائی بیان کرنا بھی اچھی بات ہے لیکن اس میں کبھی دنیاوی اغراض و مقاصد کو دخل ہوتا ہے اور جو دعا اپنے مسلمان بھائی کی عدم موجودی میں کی جائے اس میں یہ شائبہ بھی نہیں ہوتا اس اخلاص کی وجہ سے اللہ تعالی ایسے مسلمان کی دعا کو قبول فرماتے ہیں جو اپنے ایک مسلمان بھائی کے لیے اس کی عدم موجودی میں کرے۔

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی مسلمان اپنے بھائی کی عدم موجودی میں اس کے لیے دعا کرتا ہے تو ایک مقرر فرشتہ اس کے جواب میں کہتا ہے کہ جو تُونے اپنے بھائی کے لیے مانگا ہے اللہ تجھے بھی وہی عطا کرے۔“ (صحیح مسلم، باب فضل الدعاء للمسلمین بظہر الغیب)

آزمائش اور پریشانی کے وقت:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مچھلی والے (حضرت یونس علیہ السلام) کی دعا "﴿ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ﴾ ہے، ہر ایک انسان مشکلات اور تنگی حال سے دوچار ہے، اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ انسان اپنے رب کی قدرت و طاقت پر کامل یقین رکھتے ہوئے صرف اسی کے سامنے اپنی حاجات اور مسائل کو رکھے، اللہ کریم سے مانگنے کو ہی اپنا مشغلہ بنائیں، اگر انسان ایک خالق کائنات کے سامنے عاجزی و انکساری اور نیاز جبین کو جھکانا سیکھ لے تو اللہ اسے در در پے جھکنے سے محفوظ فرمالیتا ہے۔

مظلومیت کے وقت:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جب معاذ بن جبل (رضی اللہ عنہ) کو یمن کی طرف (گورنر بنا کر) بھیجا تو فرمایا: مظلوم کی (بد) دعا سے ڈرو اس لیے کہ اس کے درمیان اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ (رکاوٹ) نہیں۔ (صحیح بخاری، باب الاتقاء والحذر من دعوۃ المظلوم، حدیث نمبر 2448)

ایک اور حدیث میں ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مظلوم شخص کی دعا قبول ہوتی ہے اگرچہ وہ گناہ گار بھی ہو۔ اس کے گناہ کا وبال اس کے اپنے اوپر ہے۔ (مسند احمد، حدیث نمبر 8795)

مریض کی عیادت اور جنازہ کے وقت:

ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی مریض کی عیادت کے لیے یا کسی میت کے جنازے پر جاؤ تو اچھی بات کہو (دعا مانگو) اس لیے کہ فرشتے تمہاری باتوں (دعاؤں) پر آمین کہتے ہیں۔ (صحیح مسلم، باب مایقال عند المریض والمیت، حدیث نمبر 1527)

بارش برسنے کے وقت:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بارش کے وقت کی جانے والی دعا رد نہیں ہوتی یا بہت کم رد ہوتی ہے۔ (سنن ابی داؤد، باب الدعاء عند اللقاء، حدیث نمبر 2540)

نوٹ: یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہر وہ دعاء جس کی تعلیم سنت میں موجود ہو یعنی مسنون دعائیں وہ ضرور قبول ہوتی ہے، کیونکہ اللہ کریم سنت کو پسند بھی فرماتے ہیں اور قبول بھی اور جو چیز سنت میں موجود ہو وہ بھی قبول فرماتے ہیں۔ اس لیے مسنون دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہیے بطور خاص مذکورہ بالا اوقات میں دعائیں ضرور کرنی چاہیے۔

۶۔ دعائیں قبول نہ ہونے کی وجوہات

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْعُو بِدُعَاءٍ إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ مَا سَأَلَ أَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنْ السُّوءِ مِثْلَهُ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ وَفِي الْبَاب عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

ترجمہ: جابر (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو فرماتے ہوئے سنا: جو کوئی بندہ اللہ سے دعا کر کے مانگتا ہے اللہ اسے یا تو اس کی مانگی ہوئی چیز دے دیتا ہے، یا اس دعا کے نتیجہ میں اس دعا کے مثل اس پر آئی ہوئی مصیبت دور کر دیتا ہے، جب تک اس نے کسی گناہ یا قطع رحمی (رشتہ ناتا توڑنے) کی دعا نہ کی ہو

وضاحت: معلوم ہوا کہ دعا میں فائدہ ہے، اللہ کی مشیت کے مطابق اگر وہ قبول ہو جاتی ہے تو جو چیز اس سے مانگی گئی ہے وہ مانگنے والے کو دی جاتی ہے اور اگر جب مشیت قبول نہ ہوئی تو اس کی مثل مستقبل میں پہنچنے والی کوئی مصیبت اس سے دور کی جاتی ہے، یا پھر آخرت میں دعا کی مثل رب العالمین مانگنے والے کو اجر عطا فرمائے گا، لیکن اگر دعا کسی گناہ کے لیے ہو یا صلہ رحمی کے خلاف ہو تو نہ تو قبول ہوتی ہے، اور نہ ہی اس کا ثواب ملتا ہے، اسی طرح دعا کی قبولیت کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ دعا آدمی کے حسب حال ہو، اس کی فطری حیثیت سے ماوراء نہ ہو جیسے کوئی غریب ہندی یہ دعا کرے کہ اے اللہ مجھے امریکہ کا صدر بنا دے۔ (سنن الترمذي: حديث نمبر ۳۳۸۱)

یہ مسئلہ انتہائی اہم اور اکثر و بیشتر لوگوں سے سننے میں آیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے بکثرت دعا کرتے ہیں لیکن ان کی دعا قبول نہیں ہوتی! آخر وجہ کیا ہے کہ لوگوں کی دعا قبول نہیں ہوتی؟

یوں تو اس کی متعدد وجوہات ہیں لیکن بنیادی وجہ یہ ہے کہ دعا کرنے والا مسنون طریقے سے دعا نہیں مانگتا اور دعا کی قبولیت کی وہ شرائط، جن کا دھیان رکھنا ضروری ہے، ان کا اپنی دعا میں اہتمام نہیں کرتا۔ جس طرح ایک حکیم کسی مریض کو دوا دیتا ہے اور اس کے ساتھ کئی چیزوں سے احتیاط، اجتناب اور پرہیز بھی تجویز کرتا ہے کہ اگر مریض ان پر عمل کرے گا تو تندرست ہو جائے گا لیکن اگر وہ مریض ان تدابیر و تجاویز پر عمل نہ کرے اور جتنی چاہے دوا استعمال کرتا رہے تو وہ دوا کارگر ثابت نہیں ہوتی۔ اِلا کہ ان احتیاطوں اور تدابیر پر عمل نہ کر لے جو حکیم نے اسے بتائی ہیں۔ دعا کی قبولیت کی بھی اسی طرح چند شرائط ہیں جو قرآن و سنت سے حاصل ہوتی ہیں، جب تک ان شرائط پر عمل کرتے ہوئے دعا نہ کی جائے، دعا قبول نہ ہوں گی... وہ شرائط بالاختصار درجِ ذیل ہیں:

دُعا کی شرائط وضوابط

۱۔ اخلاص

دعا کی قبولیت کے لئے سب سے اہم اور ضروری شرط یہ ہے کہ دعا کرنے والا اللہ تعالیٰ کو اپنا حقیقی معبود سمجھتے ہوئے صرف اور صرف اللہ تعالیٰ سے دعا کرے، غیر اللہ سے دعا نہ کرے۔ اللہ کے دَر کے علاوہ اور کے دَر پر اپنی جھولی نہ پھیلائے۔ خالقِ حقیقی کو چھوڑ کر مخلوق کے سامنے دستِ سوال دراز نہ کرے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے ﴿فَادعُوا اللَّهَ مُخلِصينَ لَهُ الدّينَ﴾ "" تم خالص اسی کی عبادت کرتے ہوئے اسے پکارو۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اخلاص قبولیتِ دعا کی لازمی شرط ہے۔" (فتح الباری:۱۱/۹۵)

۲۔ حرام سے اجتناب:

کسی شخص کا کوئی نیک عمل اس وقت تک قابل قبول نہیں جب تک کہ وہ حرام کاری اور حرام خوری سے مکمل اجتناب نہ کرے۔ لیکن اگر وہ حرام کا کھائے، حرام کا پیئے، حرام کا پہنے تو اس شخص کے نیک اعمال ہرگز شرفِ قبولیت حاصل نہیں کرسکتے اور چونکہ دعا بھی ایک نیک عمل ہے، اس لئے یہ بھی اسی صورت میں قبول ہوگی جب دعا کرنے والا ہر حرام کام سے اجتناب کرے۔ بصورتِ دیگر اس کی دعا ہرگز قبولیت کے لائق نہیں جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ایک آدمی لمبا سفر طے کرتا ہے، اس کی حالت یہ ہے کہ اس کے بال بکھرے ہوئے ہیں، چہرہ خاک آلود ہے اور وہ (بیت اللہ پہنچ کر) ہاتھ پھیلا کر کہتا ہے: یاربّ! یاربّ! حالانکہ اس کا کھانا حرام کا ہے، اس کا پینا حرام کا ہے، اس کا لباس حرام کا ہے اور حرام سے اس کی پرورش ہوئی تو پھر اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو کیسے قبول کرے۔" (صحیح المسلم ۱۰۱۵)

۳۔ توبہ

اگر دعا کرنے والا دعا کرے اور ساتھ گناہ والے کام بھی کرتا رہے یا ان سے توبہ نہ کرے تو ایسے شخص کی دعا بارگاہِ الٰہی میں شرف قبولیت حاصل نہیں کرسکتی۔ اس لئے دعا کرنے والے کو چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگے، توبہ اور استغفار کرے جیسا کہ حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا:

﴿وَيٰقَومِ استَغفِروا رَبَّكُم ثُمَّ توبوا إِلَيهِ يُرسِلِ السَّماءَ عَلَيكُم مِدرارًا وَيَزِدكُم قُوَّةً إِلىٰ قُوَّتِكُم وَلا تَتَوَلَّوا مُجرِمينَ﴾ (سورۃ ھود: ۵۲)

"اے میری قوم کے لوگو! تم اپنے پالنے والے سے اپنی تقصیروں کی معافی طلب کرو اور اس کی جناب میں توبہ کرو، تاکہ وہ برسنے والے بادل تم پر بھیج دے اور تمہاری طاقت پر اور طاقت بڑھادے اور تم گنہگار ہو کر روگردانی نہ کرو۔"

۴۔ عاجزی وانکساری:

دعا میں عاجزی و انکساری اختیار کرنے کا حکم قرآن مجید میں اس طرح دیا گیا کہ ﴿ادعوا رَبَّكُم تَضَرُّعًا وَخُفيَةً﴾ (سورہ الاعراف)

"تم لوگ اپنے پروردگار سے دعا کیا کرو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے بھی"

اس آیت سے ثابت ہوا کہ دعا کرتے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور خوب عاجزی کا اظہار کرنا چاہیئے۔

۵۔ دعا کے اندر زیادتی نہ کی جائے

اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی زیادتی و تجاوز سے منع فرمایا ہے بالخصوص دعا میں زیادتی سے منع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴾ (سورہ الاعراف:55)

"تم لوگ اپنے پروردگار سے دعا کیا کرو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے بھی۔ واقعی اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ناپسند کرتا ہے جو حد سے نکل جائیں۔"

دعا میں زیادتی کی کئی صورتیں ہیں مثلاً حرام اور ممنوع چیزوں کے لئے دعا کرنا یا ہمیشگی کی زندگی کی دعا کرنا یا بلاوجہ کسی کے لئے بری دعا کرنا، اسی طرح کی تمام زیادتیوں سے اجتناب کرنا چاہیئے۔

٦۔ معلق دعا نہ کی جائے

معلق دعا سے مراد وہ دعا ہے جس میں دعا اس طرح کی جائے کہ اے اللہ! اگر تو چاہتا ہے تو مجھے عطا کر دے اور اگر چاہتا ہے تو بخش دے۔ اس کا معنی یہ ہوا کہ یا اللہ اگر تو بخشنا نہیں چاہتا تو نہ بخشش! اگر عطا نہیں کرنا چاہتا تو عطا نہ کر... تیری مرضی! حالانکہ نبی ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص ہرگز یہ نہ کہے کہ یا اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے، اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما بلکہ پورے عزم سے دعا کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی مجبور نہیں کر سکتا (صحیح بخاری: ٦٣٣٩، مسلم: ٢٦٧٨ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ)

۷۔ غفلت اور سستی نہ دکھائی جائے

دعا مانگنے میں کسی قسم کی سستی نہیں برتنی چاہئے بلکہ پورے دھیان، توجہ اور چستی کے ساتھ دعا مانگنی چاہئے اور دعا مانگنے والے کا ذہن دعا کے اندر مشغول ہونا چاہئے نیز اس پر کسی قسم کی سستی (خیالات یا نیند وغیرہ) نہیں ہونی چاہئے۔ کیونکہ دعا کرنے والا اگر سستی میں مبتلا ہو گا یا غفلت کا شکار ہو گا تو اس کی دعا قبول نہیں ہو گی۔ اس لئے نبی ﷺ نے فرمایا: "اللہ سے اس یقین کے ساتھ دعا مانگو کہ دعا ضرور قبول ہو گی اور یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کسی غافل اور لاپرواہ دل سے نکلی دعا کو قبول نہیں فرماتے۔" (ترمذی: ٣٤٧٩، السلسلۃ الصحیحۃ: ٢/١٤٣)

دعا کے آداب

مذکورہ بالا شرائط ایسی ہیں جنہیں دعا میں ملحوظ خاطر رکھنا از بس ضروری ہے جبکہ ان کے علاوہ بعض آداب ایسے ہیں کہ اگر دعا کرنے والا ان کا بھی اہتمام کرے تو پھر اس کی دعا شرفِ قبولیت حاصل کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ ان مستحب آداب میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

١۔ دعا سے پہلے طہارت (پاکیزگی)

دعا کرنے والے کے لئے مستحب ہے کہ ظاہری (باوضو) اور باطنی (استغفار) طہارت حاصل کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔ قبولیت دعا میں وضو کے مستحب ہونے کی دلیل ابو عامر رضی اللہ عنہ کی شہادت اور نبی اکرم ﷺ سے ان کے استغفار والے قصے میں موجود ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کو ان کی شہادت کی خبر پہنچی اور ان کے لئے استغفار کی درخواست کی گئی تو آپ ﷺ نے پانی منگوایا پھر آپ ﷺ نے وضو کر کے دعا فرمائی۔ (صحیح بخاری: ٤٣٢٣)

لیکن یاد رہے کہ دعا سے پہلے باوضو ہونا ضروری نہیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ہر دعا وضو کے ساتھ نہیں مانگی بلکہ کئی دعائیں آپ ﷺ نے بغیر وضو کے مانگی ہیں۔

٢۔ حمد وثنا اور آنحضرت ﷺ پر درود

دعا مانگنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی جائے اور بعد میں آنحضرت ﷺ پر درود بھیجا جائے اور اس کے بعد اپنی حاجت کا سوال کیا جائے۔ یہ ترتیب مستحب ہے جیسا کہ فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ "رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نماز میں دعا کرتے ہوئے سنا مگر اس نے آپ ﷺ پر درود نہ بھیجا تو آپ ﷺ نے فرمایا" : عجل ھذا" "اس نے جلدی کی" پھر اسے بلا کر اور دوسرے لوگوں کو بھی فرمایا کہ

"جب تم میں سے کوئی دعا مانگے تو پہلے حمد وثنا کرے پھر نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجے پھر جو وہ چاہے دعا کرے۔ "(ابوداود:۱۴۸۱وسندہ صحیح، صحیح الجامع:۱/۲۳۸)

۳۔ افضل حالت اور افضل مقام پر دعا

دعا کی قبولیت کے لئے یہ بھی مستحب ہے کہ انسان افضل حالت میں اور افضل جگہ پر دعا کرے۔ افضل حالت سے مراد یہ ہے کہ دعا مانگتے ہوئے انسان کی حالت افضل ہو۔ مثلاً سجدے اور رکوع کی حالت۔ جیسا کہ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "خبر دار! میں تمہیں رکوع وسجود میں تلاوتِ قرآن سے منع کرتا ہوں لہٰذا رکوع میں ربّ تعالیٰ کی عظمت بیان کرو اور سجدے میں دعا کا اہتمام کرو کیونکہ سجدے میں دعا کی قبولیت کا امکان ہے۔ "(صحیح مسلم:۴۷۹)

افضل جگہ سے مراد یہ ہے کہ جس جگہ پر انسان دعا کر رہا ہے وہ دوسری جگہوں سے افضل ہو مثلاً حرمین شریفین (بیت اللہ ومسجد نبوی)، مساجد، مکہ مکرمہ وغیرہ۔ یہ ایسے مقامات ہیں جن میں دوسری جگہوں کی نسبت دعا جلدی قبول ہونے کا امکان ہوتا ہے، حتیٰ کہ مشرکین مکہ بھی اس بات کے قائل تھے کہ مکہ کے اندر دعا جلد قبول ہوتی ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن مسعودرضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ "جب کفار نے نبی اکرم ﷺ کی پشت پر حالتِ نماز میں اوجھ ڈالی تو (نبی کریم ﷺ نے ان پر بددعا کی اور) ان پر نبی اکرم ﷺ کی بددعا گراں گزری کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ یہ شہر مستجاب الدعوات ہے۔ "(بخاری:۲۴۰)

۴۔ افضل وقت میں دعا

جس طرح قبولیتِ دعا کے لئے افضل حالت اور افضل جگہ کا ہونا مستحب ہے، اسی طرح افضل وقت میں دعا کرنا بھی مستحب ہے جیسے عرفہ کے دن یا رمضان المبارک کے مہینے میں دعا کرنا اور اس میں بھی بالخصوص آخری دس دن اور ان دس دنوں میں بھی طاق راتیں اور شبِ قدر زیادہ افضل ہیں۔ اسی طرح سحری کا وقت، جمعہ کا دن، اذان اور اقامت کا درمیانی وقت بھی افضل اوقات میں شامل ہے۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: "اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں ہوتی۔ "(احمد ۲/۱۵۵، ترمذی: ۲۱۲)

۵۔ گریہ زاری اور تکرار کے ساتھ دعا کرنا

اس کا مطلب یہ ہے کہ گڑگڑاتے ہوئے اور باربار دہراتے ہوئے دعا کرنا جیسا کہ عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ "اللہ کے رسول ﷺ کو یہ بات پسند تھی کہ تین تین مرتبہ دعا کی جائے اور تین تین مرتبہ استغفار کیا جائے۔ "(ابوداود:۱۵۲۴، ضعیف عند الالبانیؒ)

.٦۔ اسمائے حسنیٰ اور نیک اعمال کا وسیلہ:

مستحب آداب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ دعا کرنے والا اللہ تعالیٰ کے اچھے اچھے نام لے کر دعا کرے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا...۱۸۰﴾ ...سورۃ الاعراف "اور اچھے اچھے نام اللہ ہی کے لئے ہیں تو ان ناموں کے ساتھ اللہ ہی کو پکارا کرو۔" اسی طرح دعا کرنے والے کو چاہئے کہ اپنے نیک اعمال کا وسیلہ پیش کرے کہ اے اللہ! میں نے محض تیری رضا کی خاطر فلاں فلاں نیک کام کیا، اے اللہ! مجھے بخش دے... اے اللہ میری مصیبت دور فرما... اے اللہ میرے حال پر رحم فرما!!...

۷۔ جلد بازی سے پرہیز

بعض مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ دعا کرنے والا ان شرائط کو مدنظر رکھ کر دعا کرتا ہے لیکن پھر بھی اس کی دعا قبول نہیں ہوتی تو ایسے دعا کرنے والے کو چاہئے کہ وہ مایوس ہو کر جلد بازی میں اپنی دعا کو چھوڑ نہ دے بلکہ دعا مانگتا رہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُولُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي

ترجمہ: تم میں سے ہر کسی کی دعا قبول کی جاتی ہے، جب تک کہ وہ جلدی نہ مچائے (جلدی یہ ہے کہ) وہ کہنے لگتا ہے: میں نے دعا کی مگر وہ قبول نہ ہوئی اس سے معلوم ہوا کہ دعا کرتے ہوئے انسان یہ کبھی نہ سوچے کہ دعا مانگتے ہوئے اتنا عرصہ گزر گیا اور دعا قبول نہیں ہوئی، بلکہ اسے مسلسل دعا مانگتے رہنا چاہیئے، کیونکہ اس تاخیر میں بھی کوئی مصلحت ہے جو صرف اللہ کو معلوم ہے۔ (سنن الترمذی حدیث نمبر ۳۳۸۷)

پوچھا گیا: یا رسول اللہ ﷺ جلد بازی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بندے کا اس طرح کہنا کہ میں نے دعا کی، پھر دعا کی، لیکن وہ قبول نہیں ہوئی۔ پھر وہ دل برداشتہ ہو کر دعا کو چھوڑ دے۔ (یہ جلد بازی ہے) بخاری ۶۳۴۰، المسلم ۲۷۳۵

قبولیت دعا کی مختلف صورتیں

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَطِيَّةَ اللَّيْثِيُّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللَّهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكَرْبِ فَلْيُكْثِرْ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ

ترجمہ: ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: جسے اچھا لگے (اور پسند آئے) کہ مصائب و مشکلات (اور تکلیف دہ حالات) میں اللہ اس کی دعائیں قبول کرے، تو اسے کشادگی و فراخی کی حالت میں کثرت سے دعائیں مانگتے رہنا چاہیئے۔ (سنن الترمذي حديث نمبر ۳۳۸۲)

حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنٍ عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا فَدَعَا لَهُ بَدَأَ بِنَفْسِهِ

ترجمہ: ابی بن کعب (رضی اللہ عنہ) سے کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ (ﷺ) کسی کو یاد کر کے اس کے لیے دعا کرتے، تو پہلے اپنے لئے دعا کرتے پھر اس کے لئے۔ (سنن الترمذي حديث نمبر ۳۳۸۵)

حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي سَعْدٍ سَعِيدِ بْنِ الْمَرْزُبَانِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يُمْسِي رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُرْضِيَهُ

ترجمہ: ثوبان (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: جو شخص شام کے وقت کہا کرے «رضيت بالله ربا وبالإسلام دينا وبمحمد نبيا» میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد (ﷺ) کے نبی ہونے پر راضی (وخوش) ہوں، تو اللہ پر یہ حق بنتا ہے کہ وہ اس بندے کو بھی اپنی طرف سے راضی و خوش کر دے۔ (سنن الترمزی حدیث نمبر ۳۳۸۹)

یاد رہے کہ ہر انسان کی ایسی دعا جو مذکورہ شرائط و آداب کے مطابق کی جائے، وہ قبول ضرور ہوتی ہے کیونکہ یہ اللہ کا وعدہ ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَقالَ رَبُّكُمُ ادعونی أَستَجِب لَكُم﴾ ...(سورۃ غافر ٦٠) "اور تمہارے ربّ کا فرمان ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا"

لیکن دعا کی قبولیت کی تین مختلف صورتیں ہیں جیسا کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ما من مسلم يدعو بدعوة ليس فيها إثم ولا قطيعة رحم إلا أعطاه الله بها إحدى ثلاث: إما أن تعجّل له دعوته، وإما أن يدخرها له في الآخرة، وإما أن يصرف عنهمن السوء مثلها، قالوا : إذًا نُكثر، قال: الله أكثر"

" جب بھی کوئی مسلمان ایسی دعا کرے جس میں گناہ یا صلہ رحمی نہ ہو، تو اللہ ربّ العزت تین باتوں میں سے ایک ضرور اُسے نوازتے ہیں: یا تو اس کی دعا کو قبول فرمالیتے ہیں یا اس کے لئے آخرت میں ذخیرہ کر دیتے ہیں اور یا اس جیسی کوئی برائی اس سے ٹال دیتے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: پھر تو ہم بکثرت دعا کریں گے۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ بخشنے (عطا کرنے) والا ہے۔ "(احمد:۳/۱۸)

اس حدیث سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ اگر کوئی مسلمان دعا کے مذکورہ بالا آداب وضوابط اور شروط و قواعد کو مدِ نظر رکھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور دستِ سوال دراز کرے تو اللہ تعالیٰ ضرور بضرور اس کی دعا قبول فرماتے ہیں۔ البتہ دعا کی قبولیت کی تین مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ سائل کو اس کے سوال ومطالبہ سے نواز کر اس کی دعا قبول کی جاتی ہے اور عموماً اسے ہی مقبول دعا خیال کیا جاتا ہے۔

اس صورت کی مزید دو حالتیں ہیں، ایک تو یہ کہ ادھر دعا کی جائے اور ادھر اسے فوراً قبول کر لیا جائے جس طرح حضرت زکریاؑ نے اللہ تعالیٰ سے طلبِ اولاد کی دعا ﴿رَبِّ هَب لى مِن لَدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ...﴾ ...(سورۃ آل عمران ۳۸) "اے میرے ربّ! مجھے تو اپنے پاس سے اچھی اولاد عطا فرما۔ "تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی دعا قبول کر لی اور فرشتوں کے ذریعے انہیں باخبر کیا کہ ﴿أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحيىٰ﴾"یقینا اللہ تعالیٰ آپ کو حضرت یحییٰ (بیٹے) کی خوشخبری دیتے ہیں۔"

دنیا میں قبولیتِ دعا کی دوسری حالت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ دعا طویل عرصہ کے بعد قبول ہو جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی :﴿رَبَّنا وَابعَث فيهِم رَسولًا ...﴾ ...(سورۃ البقرۃ ۱۲۹)" اے ہمارے ربّ! ان میں سے رسول بھیج "... جبکہ ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا سینکڑوں برس کے بعد قبول ہوئی اور ابراہیم علیہ السلام نے جس رسول کی بعثت کی دعا فرمائی، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں قبول ہوئی۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی فرماتے ہیں: (الفتح الربانی:۲۰/۱۸۱)

"میں اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور اپنی والدہ کا خواب ہوں۔"

جبکہ اس کے علاوہ بھی قبولیت کی دو صورتیں ہیں جنہیں لوگ 'قبولِ دعا' کی فہرست میں شامل نہیں سمجھتے، یعنی سائل کی دعا دنیا میں تو پوری نہیں ہوئی، البتہ اس دعا کو روزِ قیامت اجر و ثواب بنا کر سائل کے نامہ اعمال میں شامل کر دیا جائے گا یا بسا اوقات اس دعا کی برکت سے سائل و داعی سے کسی آنے والی مصیبت کو ٹال دیا جاتا ہے جس کا اندازہ دعا کرنے والے کو نہیں ہو پاتا اور وہ یہی سمجھتا کہ شاید اس کی دعا قبول نہیں ہوئی جبکہ اس کی دعا بارگاہِ خداوندی میں قبول ہوتی ہے مگر اس قبولیت کی صورت ہمارے خیالات سے کہیں بالا ہوتی ہے۔

بعض اوقات دعا کی جو صورت ہمارے سامنے ہے، اللہ تعالیٰ اس سے بہتر صورت میں اس کی تکمیل کر دیتے ہیں، اور وہی ہمارے حالات کے زیادہ موافق و مناسب ہوتی ہے، تو یہ بھی قبولیتِ دعا کی ایک صورت ہے۔ اس میں بعض اوقات تاخیر ہوتی ہے۔ بعض اوقات ہم اس قبولیتِ دعا کو بظاہر اپنے لئے اچھا خیال نہیں کرتے لیکن وسیع تناظر میں یا دور اندیشی کے طور پر وہی بات ہمارے حق میں زیادہ بہتر ہوتی ہے۔ الغرض آداب و شروطِ دعا کو مد نظر رکھتے ہوئے دعا مانگی جائے تو وہ کبھی رائیگاں نہیں جاتی۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعاؤں کے قبول نہ ہونے کی کئی وجوہات ہیں، جن میں سے بعض کا تعلق ہماری بد اعمالیوں سے ہے اور بعض کا تعلق اللہ تعالیٰ کی حکمت کے ساتھ ہے، جو ہمارے اختیار میں ہے ہمیں وہ کام کرنے چاہیے یعنی گناہوں کو چھوڑیں اور جن کا تعلق ہمارے اختیارات کے ساتھ نہیں بلکہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کی حکمت کے ساتھ ہے ان پر راضی رہنا چاہیے، اسی میں بہتری ہے، مایوس ہو کر دعاء جیسی عبادت کو چھوڑنا نہیں چاہیے بلکہ مسلسل مانگتے رہنا چاہیے۔ ذیل میں چند وجوہات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ حرام خوری اور حرام کاری

حلال اپنی برکات جبکہ حرام کی اپنی نحوست ہوتی ہے، حلال کھانے سے دل میں نورانیت، اللہ کا خوف، اس کی اطاعت کا جذبہ اور دین پر عمل کی طاقت پیدا ہوتی ہے جبکہ حرام کا لقمہ ان نعمتوں سے محروم کر دیتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ، فَقَالَ:يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُواصَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ۔ وَقَالَ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ۔
ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ۔ (صحیح مسلم، باب قبول الصدقة من الكسب الطيب، حدیث نمبر 1686)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خود بھی پاک ہیں اور) اقوال، اعمال اور اخلاق کی (پاکیزگی کو قبول فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو اسی بات کا حکم دیتے ہیں جس بات کا اپنے رسولوں کو حکم دیا تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے رسولو! پاکیزہ خوراک کھاؤ اور نیک کام کرو بے شک میں تمہارے کاموں کو خوب اچھی طرح جاننے والا ہوں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ دوسرے مقام پر ارشاد فرماتے ہیں: اے ایمان والو! جو ہم نے جو رزق دیا ہے اس میں سے پاکیزہ مال کھاؤ۔ پھر اس کے بعد ایک شخص کا ذکر فرمایا جو لمبا سفر طے کرتا ہے، اس کی

حالت یہ ہے کہ سفر کر کر کے اس کے بال بکھرے ہوئے ہیں، چہرہ خاک آلود ہے اور وہ ہاتھ پھیلا کر کہتا ہے: یاربّ! یاربّ! حالانکہ اس کا کھانا حرام کا ہے، اس کا پینا حرام کا ہے، اس کا لباس حرام کا ہے اور حرام سے اس کی پرورش ہوئی تو پھر اس کی دعاء کو کیسے قبول کیا جا سکتا ہے؟

۲۔ گناہ، جلد بازی اور مایوسی

شریعت اسلامیہ میں جن کاموں سے روکا گیا ہے وہ کام گناہ ہیں ان کو کرنے سے اللہ ناراض ہوتے ہیں، یہ کہاں کی دانشمندی ہے کہ جس ذات سے مانگنا ہے پہلے اس کی نافرمانی کر کے ناراض کیا جائے اور پھر اس سے مانگا جائے، ایسا کرنا دعاء کے آداب کے خلاف ہے پھر مانگنے میں جلدی کرنا اور مایوس ہو کر اللہ سے مانگنا ہی چھوڑ دینا بہت بڑی غلطی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: لاَ يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ، مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ، أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ، مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا الِاسْتِعْجَالُ؟ قَالَ: يَقُولُ: قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ ، فَلَمْ أَرَ يَسْتَجِيبُ لِي ، فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذَلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَاءَ.(صحیح مسلم، باب یستجاب لاحدکم مالم یعجل، حدیث نمبر 7036)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندے کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی ہے جب تک وہ گناہ کی بات کی دعاء نہ کرے اور نہ ہی قطع رحمی کی دعاء مانگے اور اس کی دعاء اس وقت تک قبول ہوتی رہتی ہے جب تک وہ جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرے۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلد بازی سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندے کا اس طرح کہنا کہ میں نے دعاء مانگی) وہ فوراً قبول نہ ہوئی تو (پھر میں نے دعاء مانگی، لیکن وہ بھی قبول نہیں ہوئی۔ پھر وہ دل برداشتہ ہو کر دعاء کو چھوڑ دے۔

۳۔ شرعی ذمہ داریاں پوری نہ کرنا

بطور مسلمان ہمارے ذمہ درجہ بدرجہ کچھ شرعی ذمہ داریاں ہیں ان کی ادائیگی میں کوتاہی کرنا یا انہیں بالکل ہی چھوڑ دینا اللہ کے عذاب اور سزا کو دعوت دینے کے مترادف ہے پھر ایک وقت آتا ہے کہ اللہ دعاؤں کو بھی قبول نہیں فرماتے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنْ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُونَهُ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ۔(جامع الترمذی، باب ماجاء فی الامر بالمعروف والنھی عن المنکر، حدیث نمبر 2095)

ترجمہ: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

اس ذات کی قسم جس کے اختیار میں میری جان ہے تم لوگوں کو نیکی کا ضرور حکم کرتے رہو، اور انہیں برائیوں سے روکتے رہو ورنہ عنقریب اللہ تعالیٰ تم پر اپنی طرف سے عذاب نازل کرے گا پھر تم دعاء مانگو گے (تو سہی) لیکن اس کو تمہارے حق میں قبول نہیں کیا جائے گا۔

۴۔ غافل دل کے ساتھ مانگنا

دعاء مانگتے وقت دل کو اللہ کی رحمت کی طرف متوجہ کرنا چاہیے، قبولیت کا پورا یقین ہونا چاہیے کیونکہ غفلت اور لاپرواہ شخص کی دعاء کو اللہ قبول نہیں فرماتے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوا اللَّهَ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْإِجَابَةِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ۔(جامع الترمذی، باب ماجاء فی جامع الدعوات، حدیث نمبر 3401)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ سے دعا مانگو تو اس کے قبول ہونے کا یقین رکھو! یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ ایسی دعاء کو قبول نہیں فرماتے جو غافل اور لاپرواہ دل سے مانگی جائے۔

۵۔ اللہ تعالیٰ کی حکمت

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيهَا إِثْمٌ، وَلَا قَطِيعَةُ رَحِمٍ، إِلَّا أَعْطَاهُ اللهُ بِهَا إِحْدَى ثَلَاثٍ: إِمَّا أَنْ تُعَجَّلَ لَهُ دَعْوَتُهُ، وَإِمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ، وَإِمَّا أَنْ يَصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا ۔ قَالُوا: إِذًا نُكْثِرُ، قَالَ: اللهُ أَكْثَرُ(مسند احمد، حدیث نمبر 11133)

ترجمہ: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بھی کوئی مسلمان ایسی دعاء کرے جس میں گناہ نہ ہو اور قطع رحمی بھی نہ ہو، تو اللہ ربّ العزت تین باتوں میں سے ایک ضرور اُسے نوازتے ہیں: یا تو اس کی دعاء کو اسی طرح جلد قبول فرمالیتے ہیں یا اس کے لئے آخرت میں ذخیرہ کر دیتے ہیں اور یا اس جیسی کوئی برائی اس سے ٹال دیتے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: پھر تو ہم کثرت کے ساتھ دعاء مانگا کریں گے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ عطاء کرنے والا ہے۔

۷۔ چند مسنون دعائیں

۱- رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ ۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ

اے پروردگار، ہم سے یہ خدمت قبول فرما۔ بے شک تو سننے والا (اور) جاننے والا ہے

۲۔ رَبَّنَا وَٱجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَآ أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَآ ۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلتَّوَّابُ ٱلرَّحِيمُ

اے پروردگار، ہم کو اپنا فرمانبردار بنائے رکھیو۔ اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک گروہ کو اپنا مطیع بنائے رہیو، اور (پروردگار) ہمیں طریق عبادت بتا اور ہمارے حال پر (رحم کے ساتھ) توجہ فرما۔ بے شک تو توجہ فرمانے والا مہربان ہے

۳۔ رَبَّنَآ ءَاتِنَا فِى ٱلدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِى ٱلْءَاخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ

پروردگار ہم کو دنیا میں بھی نعمت عطا فرما اور آخرت میں بھی نعمت بخشیو اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھیو

۴- رَبَّنَآ أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَٱنصُرْنَا عَلَى ٱلْقَوْمِ ٱلْكَٰفِرِينَ

اے پروردگار ہم پر صبر کے دہانے کھول دے اور ہمیں (لڑائی میں) ثابت قدم رکھ اور (لشکر) کفار پر فتحیاب کر

۵۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ إِن نَّسِينَآ أَوْ أَخْطَأْنَا

اے پروردگار اگر ہم سے بھول یا چوک ہو گئی ہو تو ہم سے مؤاخذہ نہ کیجیو۔

۶۔ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُۥ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِنَا

اے پروردگار ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔

۷۔ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِۦ ۖ وَٱعْفُ عَنَّا وَٱغْفِرْ لَنَا وَٱرْحَمْنَآ ۚ أَنتَ مَوْلَىٰنَا فَٱنصُرْنَا عَلَى ٱلْقَوْمِ ٱلْكَٰفِرِينَ

اے پروردگار جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو۔ اور (اے پروردگار) ہمارے گناہوں سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے۔ اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب فرما

۸۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ

اے پروردگار جب تو نے ہمیں ہدایت بخشی ہے تو اس کے بعد ہمارے دلوں میں کجی نہ پیدا کر دیجیو اور ہمیں اپنے ہاں سے نعمت عطا فرما تو تو بڑا عطا فرمانے والا ہے

۹۔ رَبَّنَآ إِنَّكَ جَامِعُ ٱلنَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُخْلِفُ ٱلْمِيعَادَ

اے پروردگار! تو اس روز جس (کے آنے) میں کچھ بھی شک نہیں سب لوگوں کو (اپنے حضور میں) جمع کر لے گا بے شک خدا اخلاف وعدہ نہیں کرتا

۱۰ ۔ رَبَّنَآ إِنَّنَآ ءَامَنَّا فَٱغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ

اے پروردگار ہم ایمان لے آئے سو ہم کو ہمارے گناہ معاف فرما اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ

۱۱۔ رَبَّنَآ ءَامَنَّا بِمَآ أَنزَلْتَ وَٱتَّبَعْنَا ٱلرَّسُولَ فَٱكْتُبْنَا مَعَ ٱلشَّٰهِدِينَ

اے پروردگار ہم ایمان لے آئے سو ہم کو ہمارے گناہ معاف فرما اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ

۱۲۔ رَبَّنَا ٱغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِىٓ أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَٱنصُرْنَا عَلَى ٱلْقَوْمِ ٱلْكَٰفِرِينَ

اے پروردگار ہمارے گناہ اور زیادتیاں جو ہم اپنے کاموں میں کرتے رہے ہیں معاف فرما اور ہم کو ثابت قدم رکھ اور کافروں پر فتح عنایت فرما

۱۳۔ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَٰذَا بَٰطِلًا سُبْحَٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ

اے پروردگار! تو نے اس (مخلوق) کو بے فائدہ نہیں پیدا کیا تو پاک ہے تو (قیامت کے دن) ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچائیو

۱۴۔ رَبَّنَآ إِنَّكَ مَن تُدْخِلِ ٱلنَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُۥ ۖ وَمَا لِلظَّٰلِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ ۝

اے پروردگار جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا اسے رسوا کیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں

۱۵۔ رَّبَّنَآ إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِى لِلْإِيمَٰنِ أَنْ ءَامِنُوا۟ بِرَبِّكُمْ فَـَٔامَنَّا ۚ رَبَّنَا فَٱغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّـَٔاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ ٱلْأَبْرَارِ

اے پروردگار ہم نے ایک ندا کرنے والے کو سنا کہ ایمان کے لیے پکار رہا تھا (یعنی) اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے

۱۶۔ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الأَبْرَارِ

اے پروردگار ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیوں کو ہم سے محو کر اور ہم کو دنیا سے نیک بندوں کے ساتھ اٹھا

۱۷۔ رَبَّنَا وَءَاتِنَا مَا وَعَدتَّنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۗ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ ٱلْمِيعَادَ

اے پروردگار تو نے جن جن چیزوں کے ہم سے اپنے پیغمبروں کے ذریعے سے وعدے کیے ہیں وہ ہمیں عطا فرما اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کیجو
کچھ شک نہیں کہ تو خلاف وعدہ نہیں کرتا

۱۸۔ رَبَّنَآ ءَامَنَّا فَٱكْتُبْنَا مَعَ ٱلشَّٰهِدِينَ

اے پروردگار ہم ایمان لے آئے تو ہم کو ماننے والوں میں لکھ لے

۱۹۔ رَبَّنَآ أَنزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ ٱلسَّمَآءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِّأَوَّلِنَا وَءَاخِرِنَا وَءَايَةً مِّنكَ ۖ وَٱرْزُقْنَا وَأَنتَ خَيْرُ ٱلرَّٰزِقِينَ

اے ہمارے پرورد گار! ہم پر آسمان سے خوان نازل فرما کہ ہمارے لیے (وہ دن) عید قرار پائے یعنی ہمارے اگلوں اور پچھلوں (سب) کے لیے اور وہ تیری طرف سے نشانی ہو اور ہمیں رزق دے تو بہتر رزق دینے والا ہے

۲۰۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ ٱلْخَٰسِرِينَ

پرورد گار ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہیں بخشے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم تباہ ہو جائیں گے

۲۱۔ رَبَّنَا لاَ تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

اے ہمارے پرورد گار ہم کو ظالم لوگوں کے ساتھ شامل نہ کیجیو

۲۲۔ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوٰلِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

اے میرے پرورد گار! بخش دے مجھ کو اور میرے والدین کو اور اس کو بھی جو میرے گھر میں مؤمن ہو کر داخل ہو اور سارے مؤمن مردوں اور عورتوں کو بھی بخش دے۔